إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۱۸

الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی ۶ للعہ

قیمت فی پرچہ ۱؎

نمبر ۳۳	مورخہ ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۲۹ء	یوم شنبہ	مطابق ۱۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۸ھ	جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تکلیف میں خدا کے فضل اور رحم سے افاقہ ہے انشاء اللہ ایک دو روز تک حضور طبی مشورہ کے لحاظ سے چلنے پھرنے لگ جائیں گے +

۱۹ ؍ اکتوبر دوپہر کی گاڑی سے مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا مع چند اہل سماٹرا تشریف لائے۔ سٹیشن پر ایک بڑے مجمع نے انکا استقبال اہلاً و سہلاً و مرحبا اور اللہ اکبر کے نعروں سے کیا۔ مولوی صاحب نے سب اصحاب سے مصافحے کئے۔ اور پھر جلوس اسلامی نعرے لگاتا ہوا احمدیہ چوک تک آیا۔ جہاں مولوی صاحب نے مسجد مبارک میں دوگانہ پڑھا۔ اور پھر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ ہم مولوی صاحب کو کامیابی اور بخیر و عافیت واپسی پر مبارکباد کہتے ہیں +

مولوی صاحب بطور مبلغ اگست ۱۹۲۵ء میں سماٹرا بھیجے گئے تھے جہاں انہیں خدا کے فضل سے بہت کامیابی ہوئی۔ اور ان کے ذریعہ ایک اچھی جماعت قائم ہو گئی۔ مولوی صاحب کے ساتھ اہل سماٹرا کی ایک

شاردا بل کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ کا بیان

بچپن کی شادی کی قانوناً حد بندی درست نہیں

شاردا بل کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے گورنمنٹ ہند کو جو بیان ارسال فرمایا تھا۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے چونکہ اس بل کے پاس ہو جانے کی وجہ سے مسلمانوں میں عام بے چینی پیدا ہو گئی ہے اور فی الواقعہ اس کے باعث کئی مشکلات کا دروازہ کھل گیا ہے اس لئے اس پر مفصل تنقید انشاء اللہ عنقریب شائع کی جائے گی +

حضور کا بیان حسب ذیل ہے

اس بل کے متعلق مجھے یہ تحریر کرنا ہے کہ سب کمیٹی نے اس بل کو عام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس بل کا دائرہ سارے مذاہب کے لوگوں کیلئے وسیع کر دیا ہے۔ ہم اصولاً اس بات کی تائید میں ہیں کہ لڑکیوں کی شادی اس عمر میں جائز ہونی چاہیئے۔ جبکہ وہ اپنے نفع اور نقصان کو سمجھ سکیں اور اسلامی حکم بھی ہے کہ شادی عورت کی رضامندی کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ اور جب تک عورت اس عمر کو نہ پہنچ جائے کہ وہ اپنے نفع و نقصان کو سمجھ سکے۔ اس وقت تک اسکی رضامندی بالکل دھوکہ ہے لیکن ہمارے مذہب نے اشد ضرورت کے وقت اس بات کی اجازت دی ہے کہ چھوٹی عمر میں بھی لڑکی کی شادی کی جا سکتی ہے لیکن اس صورت میں لڑکی کو اختیار ہو گا کہ وہ بڑی ہو کر اگر اس شادی کو پسند نہیں کرتی۔ تو مجسٹریٹ کے پاس درخواست دیکر اس نکاح کو فسخ کرائے۔ عام طور پر بانی فرقہائے اسلام اس بات کے قائل ہیں۔ کہ ایسا نکاح اگر باپ نے پڑھوایا ہو تو نکاح فسخ نہیں

ہوسکتا۔ لیکن ہماری جماعت کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ہر صورت میں نکاح فسخ ہوسکتا ہے۔ خواہ باپ نے کرایا ہو یا کسی اور نے۔ کیونکہ جب لڑکی کی رائے بلوغت میں باپ کی رائے پر مقدم سمجھی گئی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ باپ کے پڑھوائے ہوئے نکاح کے بعد جب لڑکی بالغ ہو۔ تو اُس حق رضامندی کو اُسے واپس نہ دیا جائے ؛

اصل بات یہ ہے۔ کہ غیر تعلیم یافتہ لوگوں میں کبھی کبھی رشتہ دار ظالمانہ طور پر بے باپ کی لڑکیوں کی ناپسندیدہ جگہ شادی کر دیتے ہیں۔ پس ایسے حالات میں کہ باپ بوڑھا یا لمبے عرصہ کے لئے باہر جا رہا ہو یا کسی خطرناک جگہ پر جا رہا ہو۔ شریعت نے اسے اجازت دی ہے۔ کہ اپنی نابالغ لڑکی کی شادی کر دے تاکہ دُوسرے رشتہ دار اُس کی شادی کسی نامناسب جگہ پر نہ کر دیں۔ لیکن لڑکی کا حق رضامندی قائم رکھا ہے۔ تاکہ اگر وُہ بالغ ہوکر یہ محسوس کرے۔ کہ میرے باپ نے اچھی جگہ شادی نہیں کی۔ تو وہ اس نکاح کو توڑ سکے ؛

پس ہمارے نزدیک بچپن کی شادی کی قانوناً حد بندی درست نہیں۔ تعلیم اور وعظ کے ذریعہ بچپن کی شادیوں کو روکنا چاہیئے۔ اور وُہ رُک بھی رہی ہیں۔ قانون بنادینے سے ہمارے ملک کے لحاظ سے بہت سے خطرات ہیں۔ ہمارا ملک تعلیم میں اس قدر کمزور ہے۔ کہ دیہات میں اس قانون کی وجہ سے بہُت سی ایسی لڑکیوں پر ظلم ہوجائے گا۔ جن کے نکاح ان کے رشتہ داروں کے ہاتھوں طے پائیں گے۔ اور ماں باپ وفات یا دوسری وجہ سے انہیں طے نہ کرسکیں گے۔ یہ خیال نہیں کیا جاسکتا۔ کہ چودہ یا سولہ برس کی عمر میں بھی لڑکی ہندوستان میں ایسی آزاد ہوسکتی ہے۔ کہ دوسروں کے تصرف سے آزاد ہوجائے۔ پس اس قانون کی وجہ سے ملک کی صحت کو یا تعلیم کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ صرف یہی نتیجہ نکلے گا۔ کہ شہروں سے دوُر پڑے ہوئے گاؤں میں بہُت سی لڑکیاں اپنے وطن سے دُور گئے ہوئے یا وفات یافتہ باپوں کی عدم موجودگی کی وجہ سے رشتہ داروں کے ظلم کا شکار ہوجائیں گی۔ اور جو لوگ ہندوستان کی دیہاتی زندگی سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اس قسم کی کارروائیاں کثرت کے ساتھ ہوتی ہیں۔ پس چونکہ ہمارے نزدیک ملک خود بخود اس امر کو محسوس کر رہا ہے کہ لڑکی کی شادی پختہ عمر میں کرنی چاہیئے۔ اس لئے ایسے قانون کے بنانے کی ضرورت نہیں ؛

ہاں ہمارے نزدیک یہ ضروری ہے۔ کہ لڑکی کو فسخ نکاح کا حق دیا جائے۔ اس حق سے اس قسم کی شادیوں کے تمام نقص دُور ہوسکتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ فسخ نکاح کے معاملہ میں دُوسرے مذاہب سے اسلامی تعلیم کا اختلاف ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہم یہ نہیں سمجھ سکے۔ کہ کیوں ایسے تمدنی معاملات میں ہمیں دوسرے مذاہب کے تابع کیا جائے۔ جن میں ہماری شریعت نے ہمارے لئے معقول صورت پیدا کر دی ہے لیکن ان کے ہاں کوئی علاج نہیں۔ شرعاً ایسے قانون کی ہمارے نزدیک ممانعت نہیں ہے۔ بشرطیکہ اس کا فیصلہ مسلمانوں کی رائے پر ہو ؛

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے درخواست دعا

(۱) ہماری خاندانی جائداد اور اس کے متعلقہ حقوق کے متعلق اس وقت بعض نہایت اہم مقدمات درپیش ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان میں ہماری کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کر کے مشکور فرمائیں۔ اور یہ بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہمارے اور سلسلہ کے دینی اور دنیوی مفاد کے لئے مفید و بابرکت بنائے ۔

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

۲۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے فم معدہ میں شدید درد ہوتا ہے۔ قریباً ایک مہینہ سے ہر دُوسرے تیسرے روز ہوجاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وُہ بہُت کمزور اور لاغر ہوگئی ہیں۔ بعض اوقات بے ہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ احباب اُن کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ؛

خاکسار مریم بیگم۔ (حرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

ایک احمدی پر حملہ کرنے والے کو دو سال قید سخت

پچھلے دنوں پشاور میں ایک احمدی میاں محمد یوسف صاحب کو ایک شخص نے چاقو کے ذریعہ زخمی کر دیا تھا۔ مجرم اسی وقت گرفتار کر لیا گیا۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اُسے دو سال قید سخت کی سزا عدالت نے دی ہے ؛

جماعت احمدیہ بنگال کی تیرہویں سالانہ کانفرنس

(تار بنام الفضل)

برہمن بڑیہ ۱۷۔ اکتوبر۔ تیرھویں سالانہ کانفرنس احمدیہ پراونشل ایسوسی ایشن بنگال کا جلسہ ۱۴ر اکتوبر کو شروع ہوا۔ جس میں مونگھیر۔ ڈھاکہ۔ میمن سنگھ۔ چٹاگانگ۔ جلپائی گوری اور کلکتہ کے علاوہ دوسری جگہوں سے بھی بتعداد کثیر نمائندگان شامل ہوئے۔ سکرٹری کی رپورٹ پڑھے جانے کے بعد مولانا حکیم خلیل احمد صاحب نے موجودہ زمانہ میں مُصلح کی ضرورت پر بڑی شاندار تقریر فرمائی۔ اور ثابت کیا۔ کہ وُہ مُصلح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں ؛

بعدہٗ مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کیا۔ کہ اسلام میں موسوی خلفاء کی طرح۔ خلافت کا سلسلہ جاری ہے ؛

مسٹر دولت احمد خان صاحب نے تنظیم کی ضرورت کو واضح کیا۔ اور زور دیا۔ کہ تمام مسلمان آپس میں سیاسی۔ اقتصادی اور تمدنی اتحاد کریں۔ اور موجودہ زمانے کے پیغمبر کو مانیں۔ کہ بغیر اس کے نجات نہیں ؛

مسٹر عبدالرحمٰن خان صاحب نے حضرت مسیح موعود کی تعلیمات اور آپ کا دعوےٰ پیش کیا۔ اور جس شکل میں حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس پر روشنی ڈالی ؛

۱۵۔ اکتوبر کے اجلاس میں خصوصیات سلسلہ احمدیہ اور اصل اسلامی پردہ پر زوردار تقریریں کی گئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی صداقت پیش کر کے مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ؛

مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے حضرت کرشن کی تعلیم اور زندگی کے حالات مفصل بیان کئے۔ اور ثابت کیا۔ کہ ان کی آمد ثانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وجود میں پوری ہوگئی۔ جیسا کہ گیتا میں پیشگوئی ہے ؛

پروفیسر عبداللطیف صاحب نے اپنے خطبۂ صدارت میں ایک بہُت پُرجوش اپیل کی۔ کہ ہمیں صداقت کی تبلیغ کے لئے۔ اور دنیا میں امن قائم رکھنے کے لئے متحدہ طور پر کوشش کرنی چاہیئے ؛

۱۶۔ تاریخ کی کارروائی ایک بے نظیر کامیابی تھی۔ اس دن مستورات کا جلسہ تھا۔ جس میں عورتوں نے مضامین پڑھے۔ اور عمدہ عمدہ تقریریں کیں۔ جو تعلیم نسوان اور عورتوں کے حقوق اور آزادی سے تعلق رکھتی تھیں۔ عورتوں کے اس اجلاس میں پروفیسر عبداللطیف صاحب اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے بھی تقریریں کیں جن کا موضوع "عورتوں کی جسمانی۔ روحانی اور تمدنی ترقی" تھا ؛

دوپہر کے بعد احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن نے کھیلوں کا انتظام کیا۔ مختلف قسم کے کرتب دکھائے گئے۔ اور کئی کھیلیں ہوئیں۔ اس کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور یہ سالانہ کانفرنس بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔ الحمد للہ۔ (غلام صمدانی)

احباب بیرون ہند کی توجہ کیلئے

بیرون ہند کے اکثر احباب اخبارات کا چندہ بذریعہ پوسٹل آرڈرز یا چک ادا فرماتے ہیں۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے۔ کہ جن پوسٹل آرڈرز کو کراسڈ ( ) کر دیا جاتا ہے۔ وُہ اور چک بغیر بنک کے وصول نہیں ہوتے۔ اور دفتر طبع و اشاعت کا کسی بنک سے حساب نہیں۔ دفتر محاسب کے ذریعے بہت دیر لگتی ہے۔ نیز چک یا پوسٹل آرڈرز کراسڈ بذریعہ رجسٹری بھجوانے اور کسی قسم کی فروگذاشت (جو بعض بنک والے نکال لیتے ہیں) کی صورت میں دوبارہ۔ سہ بارہ بھجوانے میں بہُت سی رقم خرچ ہوجاتی ہے۔ اور وُہ خریدار کے ذمے پڑتی ہے۔ پس مہربانی فرماکر احباب یا تو ایسے پوسٹل آرڈرز بھجوایا کریں۔ جو ڈاک خانہ قادیان سے وصول ہوسکیں۔ کراسڈ نہ ہوں۔ یا بذریعہ منی آرڈر رقم بھیجیں۔ اگر چک بھیجیں۔ تو بدرجہ غایت کسی مجبوری سے۔ اور اخراجات متعلقہ اپنے ذمے لیں ؛

مہتمم طبع و اشاعت قادیان پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۳۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۲۹ء | جلد ۱۷

ہندوؤں کی مذہبی اور معاشرتی خرابیوں کی اصلاح

ویدک دھرم کی بجائے انگریزی قانون سے

شاردا بل کے خلاف مسلمانوں کی آواز

شاردا بل جو ایک ہندو ممبر اسمبلی نے محض ہندوؤں کی خاطر ان کی سوشل خرابیوں کے انسداد کے لئے تجویز کیا تھا۔ مسلمانوں کی پُر زور مخالفت کے باوجود محض اس لئے ان پر بھی عائد کر دیا گیا۔ کہ مجلس مقننہ میں ان کی تعداد بہت قلیل ہے۔ اور ہندوؤں کے ساتھ سرکاری ممبروں نے بھی مل کر کثرت رائے کے ذریعہ ایک ایسے امر کا مسلمانوں کو پابند قرار دے دیا۔ جسے ان کی بہت بڑی اکثریت اپنے مذہب میں دست اندازی اور اپنی سوشل آزادی میں روکاوٹ سمجھتی ہے +

اس بارے میں ہم اپنے خیالات مفصل طور پر ایک گذشتہ پرچہ میں ظاہر کر چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں۔ کہ خواہ یہ مذہب میں دست اندازی ہو۔ یا نہ ہو۔ لیکن ایک قوم کی اکثریت کی رائے کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے شاردا بل پاس کرنے میں جو رویہ نہ صرف ہندو ممبران نے بلکہ خود گورنمنٹ نے اختیار کیا۔ وہ نہایت ہی قابل مذمت اور بہت بڑے خطرات کا موجب ہے۔ ہندوؤں کو حق ہے۔ کہ ان کے مذہب نے انہیں جن مشکلات اور خرابیوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ان کا ازالہ قانون کے ذریعہ کرائیں۔ اور گورنمنٹ ان پر بہت بڑی مہربانی کرے گی۔ اگر سرکاری ذرائع ان خرابیوں کے انسداد کے لئے صرف کرے گی۔ لیکن نہ یہ ہندوؤں کا حق ہے۔ اور نہ گورنمنٹ کا۔ کہ مسلمان جس بات کا گورنمنٹ سے مطالبہ نہیں کرتے۔ وہ خواہ مخواہ ان کے سر منڈھ دی جائے +

ہندو شاردا بل سے کیوں خوش ہیں؟

پس اگر ہندو شاردا بل کے پاس ہونے پر خوش ہیں۔ تو ہوں۔ کیونکہ اس سے انہیں اپنے بہت سے پاپ کٹ جانے اور بہت سی خرابیوں کے دور ہو جانے کی امید ہے۔ جیسا کہ "گورو گھنٹال" (۱۹ر اکتوبر) لکھتا ہے:-

"جب ہم ننھی ننھی شادی شدہ بچیوں اور ایک ایک سال سے بھی چھوٹی عمر کی بیواؤں کا حال پڑھتے ہیں۔ اور ننھی عمر کی بیواؤں کے دکھوں اور مصائب کا خیال کرتے ہیں۔ تو ہم اپنے آپ کو یہ کہنے کے لئے مجبور پاتے ہیں۔ کہ بچپن کی شادی ستی کی رسم سے بھی زیادہ خراب خطرناک اور تکلیف دہ ہے۔ اور بہت اچھا ہوا۔ کہ اس کا خاتمہ ہو گیا" +

اسی قسم کی رائے دوسرے ہندو اخبارات بھی ظاہر کر رہے ہیں لیکن مسلمان جن میں نہ "ننھی ننھی بچیوں" کی شادی کا رواج ہے۔ اور نہ ان میں "ایک ایک سال سے بھی چھوٹی عمر کی" بیوائیں پائی جاتی ہیں۔ جب ان کی اکثریت نے شاردا بل کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ تو اس کا ضروری لحاظ ہونا چاہئے تھا۔

"ویدک دھرم کی فتح نہیں۔ بلکہ شکست ہے"

خیر اب معاملہ نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے جس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کہاں پر ختم ہوگی۔ مگر ہمیں حیرت اس بات پر ہے۔ کہ آریہ نہ صرف اس بات پر خوش ہو رہے اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کر رہے ہیں کہ اس نے شاردا بل پاس کر دیا۔ بلکہ اسے ویدک دھرم کی فتح قرار دے کر "بھگوان دیانند کی جے" کے نعرے لگا رہے ہیں۔ حالانکہ یہ ویدک دھرم کی فتح نہیں بلکہ شکست ہے۔ کیونکہ اس قانون نے "ہندو شاستروں کے انوسار (مطابق) سن بلوغت کو پہنچ کر شادی کرنا مہا پاپ ہے"۔ کو اڑا کر "شاردا ایکٹ کے انوسار سن بلوغت کو پہنچ کر شادی کرنا بہت بڑا پن" قرار دے دیا۔ اور وائسرائے ہند نے بیک جنبش قلم ہندو شاستروں کے اس قانون کو جس پر صدیوں سے ہندو عمل کرتے چلے آ رہے تھے منسوخ کر دیا +

ہندوؤں میں اور کئی خرابیاں

معلوم ہوتا ہے۔ اس قانون پر خوشی منانے والوں کو اپنے دھرم کی خیر منانے کی ضرورت نہیں۔ اور ضرورت ہو بھی کیوں؟ جبکہ اس کے احکام پر عمل کرنا سینکڑوں مشکلات اور بیسیوں خرابیوں کا باعث ہو۔ اور صدیوں کے تجربہ نے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچا دی ہو۔ اور ہندو تو اس قدر اپنے دھرم کے احکام سے تنگ آ چکے ہیں۔ کہ ایک شاردا ایکٹ تو کیا۔ وہ اسی رنگ کے اور کئی بلوں کی بڑی سختی کے ساتھ ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ جو ان کی دوسری خرابیوں کو دور کر سکیں چنانچہ "گورو گھنٹال" (۱۹ر اکتوبر) لکھتا ہے:-

"بچپن کی شادی پر ہی کیا منحصر ہے۔ اس کے علاوہ اور کئی خرابیاں آج ہندو قوم و ہندو سوسائٹی میں مروج ہیں۔ جن کے خلاف کچھ نہ کچھ کرنے کی ضرورت ہے" اور اس کے ساتھ ہی "کئی خرابیوں" میں سے ایک دو کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

مرلیاں یا دیوداسیاں

"مثلاً ہم سب سے پہلے اس خرابی کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ جو مندروں کی مورتیوں پر ننھی ننھی بچیاں چڑھانے سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ لڑکیاں مرلی یا دیوداسیاں کہلاتی ہیں۔ اس وقت جنوبی اور وسطی ہند میں ان کی تعداد ہزارہا تک پہونچی ہوئی ہے۔ یہ لڑکیاں دیوتاؤں پر چڑھا دی جاتی ہیں۔ ان کا اخلاق اس قدر خراب ہو جاتا ہے۔ کہ پیشہ ور رنڈیاں بھی ان سے اچھی ہونگی۔ یہ لڑکیاں دیوداسیوں کے نام سے مندروں میں سخت بد معاشی اور گناہ پھیلاتی ہیں۔ ہر ایک وہ سادھو جو ان مندروں میں جاتا۔ ان سے چھیڑ چھاڑ کرتا۔ اور ان سے اپنے جذبات شہوانی کی سیری چاہتا ہے۔ یہ لڑکیاں مندروں میں صرف بد معاشی ہی کی ترغیب نہیں ہوتیں۔ بلکہ سخت اور قابل نفرت امراض بھی پھیلاتی ہیں۔ یہ مرلیاں ہندو قوم اور ہندو دھرم کے لئے ایک لعنت سے کم نہیں"!

ننگے سادھو

دوسری خرابی یہ پیش کی گئی ہے:-

"جن لوگوں کو ہندوؤں کے مقدس تیرتھوں پر کمبھ کے موقعہ پر جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ انہوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ ایسے موقعوں پر ہزارہا ننگے سادھو جو الف ننگے ہوتے ہیں۔ جمع ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ نہ لکھے ہوتے ہیں۔ نہ پڑھے۔ نہ ان کو دھرم کا پتہ ہے۔ نہ کرم کا۔ مگر ہندو قوم و ہندو دھرم کے لئے لعنت بنے ہوئے یہ لوگ مقدس تیرتھوں پر مقدس موقعوں پر اس طرح پھرتے اور جلوس نکالتے ہیں کہ گویا ہندو دھرم اور ہند و تہذیب کا سب سے بڑا ذریعہ یہی الف ننگے سادھو ہیں۔ گذشتہ کمبھ کے موقعہ پر ہم نے خود اپنی آنکھوں سے ان الف ننگے سادھوؤں کی ایسی شرمناک حالت دیکھی۔ کہ کلیجہ منہ کو آتا تھا۔ ایک طرف تو ان کی یہ بے شرمی بے غیرتی اور . . . . . . کہ الف ننگے مرد، عورتوں، بچوں اور بچیوں کے سامنے پھرتے تھے۔ اور دوسری طرف تقدس کا یہ عالم کہ کمبھ شروع ہونے پر جب تک وہ اپنے ننگے جسم سے بھگوتی گنگا کے جل کو ناپاک نہ کر دیں تب تک اور کسی شخص کو ہر کی پوڑی پر نہانے کی اجازت نہ ہو۔ یہ لوگ پہلے تو اپنے اکھاڑے سے قطعی مادر زاد ننگے ہر کی پوڑی کی طرف ایک جلوس کی شکل میں جاتے ہیں۔ سب سے پہلے بھگوتی گنگا میں اشنان کرتے ہیں۔ اور پھر اسی طرح جلوس بنا کر شیطان کی قطار بنائے ہوئے اپنے ڈیرہ کو جاتے ہیں۔ دن بھر یہ تانتا لگا رہتا ہے۔ اور کیا مجال کہ اس روز صبح سے دوپہر تک کوئی ایک گرہستی کمبھ کے موقعہ پر ہر کی پوڑی پر نہا سکے۔ یہ تو ان بے شرم سادھوؤں کا حال ہے اگر اس جگہ ہم اس بے غیرتی کا بھی ذکر کریں۔ جو ان بے شرموں کو ننگے جاتے ہوئے دیکھنے والے مرد عورتوں کی طرف سے ظہور میں آتی ہے۔ تو مضمون بہت طویل ہو جائے"!

جن لوگوں کی مذہبی اور سوشل حالت یہاں تک پہنچ چکی ہو۔ وہ گورنمنٹ انگریزی کے ذریعہ اس کی اصلاح کے لئے قانون نہ بنوائیں۔ تو اور کیا کریں۔

ہندوؤں کو قانونی ڈنڈے کی ضرورت

جو لوگ اس قسم کی باتیں اپنے مذہب کے مقدس احکام سمجھ کر کرتے ہوں۔ اور یہ یقین رکھتے ہوں۔ کہ وہ بڑا نیکی کا کام کر رہے ہیں۔ وہ کسی کے کہنے سننے سے کب ایسی باتوں سے باز آ سکتے ہیں۔ ان کے لئے قانونی ڈنڈے کی ہی ضرورت ہے جو ان کو یا تو اس قسم کی حرکات سے روک دے اور اگر وہ اپنے دھرم سے سچی عقیدت کا ثبوت دیتے ہوئے نہ رکیں۔ تو انہیں جیل خانوں میں ٹھونس دے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہندوؤں کو یہ بھی اقرار کر لینا چاہیئے۔ کہ ویدک دھرم کو وہ روز بروز جواب دیتے جا رہے ہیں۔ اپنی خوشی سے نہیں۔ بلکہ سخت مجبوری کی حالت میں۔ بھلا وہ باتیں جو تاریکی اور جہالت کے زمانہ میں رائج کی گئیں [illegible] کون قابل وقعت قرار دے سکتا۔ اور ان پر عمل کر کے سکھ کی زندگی [illegible] کے ساتھ ہی انہیں یہ بھی اعتراف کرنا

ہندوؤں کے نزدیک مسلمان اچھوتوں سے بدتر ہیں

ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں ان لوگوں کے ساتھ جنہیں ہندوؤں نے "اچھوت" کا لقب دے رکھا ہے۔ جو شرمناک سلوک کیا جاتا ہے۔ اس کی تو کوئی حد ہی نہیں۔ لیکن پنجاب میں بھی ایسے مقامات ہیں جہاں ہندوؤں کو کسی نہ کسی لحاظ سے فوقیت حاصل ہے۔ "اچھوت" اقوام کو بے حد تنگ کیا جا رہا اور انہیں خلاف انسانیت برتاؤ کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ چنانچہ ہوشیارپور، رہتک۔ جگادھری وغیرہ کئی میونسپل کمیٹیوں نے پبلک کنوؤں کے استعمال سے ان اقوام کو روک دیا ہے۔ جنہیں اچھوت کہا جاتا ہے ؛

اس پر وہ لوگ جو اچھوتوں کو اپنے فوائد کی خاطر اپنے ساتھ ملائے رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کے متعلق زبانی اظہار ہمدردی کے علاوہ ہندوؤں کو وعظ و نصیحت بھی کر رہے ہیں۔ اگر ہندو ایسی باتوں سے اثر پذیر ہو کر "اچھوتوں" کو اپنے جیسا انسان سمجھنے لگ جائیں۔ تو یہ ہر ایک بنی نوع انسان سے ہمدردی رکھنے والے کے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہوگا لیکن اچھوتوں کی ہمدردی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے متعلق جو کچھ کہا جا رہا ہے۔ وہ ہر مسلمان کے لئے قابل غور اور لائق توجہ ہے ؛

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے پبلک کوئیں اچھوتوں کو استعمال کرنے کی اجازت دینے پر آمادہ کرنے کے لئے ہندوؤں کے سامنے جو سب سے بڑی دلیل پیش کی۔ وہ یہ ہے :۔

"جب مسلمان اس قسم کے کنوؤں کا آزادانہ استعمال کر رہے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہمارے بھائی (اچھوت) ان کے استعمال سے محروم کئے جائیں"

(ملاپ ۱۵۔ اکتوبر)

مطلب واضح ہے۔ کہ جن کنوؤں کو مسلمان استعمال کر سکتے ہیں۔ انہیں اب اچھوت کیوں نہ کریں؟ کیونکہ اچھوت باوجود اس انسانیت کش سلوک کے جو ان سے ہندوؤں کی طرف سے روا رکھا جاتا ہے۔ ان کے "بھائی" ہیں۔ پھر مسلمانوں کو ان سے کیا نسبت ہو سکتی ہے؟

کیا مسلمان اچھوت بننے کیلئے تیار ہیں؟

اب غور کر لیجئے۔ جو لوگ اچھوتوں کو اپنا بھائی قرار دیتے ہوئے ان سے ایسا برتاؤ کر رہے ہیں جسے کوئی باغیرت انسان ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت کرنا تو الگ رہا۔ دیکھ بھی نہیں سکتا۔ وہ مسلمانوں کو کس نظر سے دیکھتے ہیں جنہیں وہ غیر سمجھتے۔ اور جن کی مثال پیش کر کے وہ اچھوتوں کو عام کنوؤں کے استعمال کا حق دلانا چاہتے ہیں ؛

اس سے مسلمانوں کے متعلق ان لوگوں کے دلی خیالات کا بخوبی پتہ لگ سکتا ہے۔ جو ہندوؤں کے راہ نما بنے ہوئے ہیں۔ اور جن کی کوشش یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو اپنے ساتھ ملا کر جنہیں ان کے آباؤ اجداد نے "اچھوت" کا معزز لقب عطا کیا تھا۔ ان کی بجائے اب مسلمانوں کو اچھوت قرار دے دیں۔ کیا مسلمان اس حالت میں جانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر نہیں۔ تو بتائیں وہ اپنے زندہ رہنے اور باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں [illegible] ہندو چوہڑے چماروں کو تو اپنا "بھائی" بناتے ہیں لیکن مسلمانوں کو ان سے [illegible] جب تک مسلمانوں کے متعلق ہندوؤں کا یہ رویہ ہے۔ اس وقت تک [illegible] چماروں کو ترجیح دینی چاہئے [illegible]

سابق شاہ کابل کے عیسائی ہونے کی خبر

عین اس وقت جبکہ کابل پر جنرل نادر خان کے قبضہ کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ اور اس خوشی کے ساتھ ہی لوگوں کے دلوں میں سابق شاہ کابل امان اللہ خان کی یاد تازہ ہو رہی ہے۔ یہ خبر نہایت حیرت اور استعجاب کے ساتھ سنی جائے گی۔ جو اخبار سٹیٹسمین کلکتہ نے اپنی ۱۲ اکتوبر کی اشاعت میں لنڈن کے اخبار ریفری کے حوالہ سے شائع کی ہے۔ کہ :۔

"ایک عیسائی افسر اعلیٰ نے جسے مقدس رمن روٹا (روٹا ان آدمیوں کی ایک فہرست ہے جن کے سپرد کلیسا کے متعلق کوئی اہم کام ہوتا ہے) میں ایک ذمہ وار عہدہ حاصل ہے۔ اس نے نہایت ہی حیرت انگیز بات کا انکشاف کیا ہے۔ کہ امان اللہ خان سابق والئے افغانستان معہ ملکہ ثریا عنقریب رومن کیتھولک کلیسا میں داخل ہو کر عیسائیت قبول کرنے والے ہیں۔ اور یہ جیسوئٹ (عیسائیوں کا ایک فرقہ) فادر آگسٹو پریلی کی مساعی کا نتیجہ ہے۔ اس ذمہ وار کلیسائی نے کہا۔ کہ ویٹیکن (پاپائے اعظم کا مسکن) کے حلقوں میں سب کو معلوم ہے۔ کہ امان اللہ خان ملاؤں کی مخالفت کے باعث اپنے کندھوں سے اسلام کا جوا اتار پھینکنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے افغانستان سے فرار ہونے کے بعد امان اللہ خان نے سیدھا روما جانے کا فیصلہ کیا تھا"

اگر یہ پراپیگنڈا امان اللہ خان سے مسلمانوں کو متنفر کرنے اور ان کی کابل میں واپسی کو ناممکن بنا دینے کے لئے نہیں کیا جا رہا۔ اور اس خبر میں کچھ بھی حقیقت ہے۔ تو نہایت ہی افسوسناک اور رنجدہ ہے ؛

ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ امان اللہ خان کا ایک پیغام "زمیندار" نے شائع کیا تھا۔ جو یہ تھا۔ کہ

"میں امان اللہ خان ایک سیدھا سادھا مسلمان ہوں۔ اسلام کی تقدیس کا قائل ہوں۔ خدا کی توحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتا ہوں۔ میں مرتے دم تک اس عقیدہ پر قائم رہوں گا اور مرنے کے بعد میری خاک کے ہر ذرہ سے یہی آواز آئے گی۔ میں امام ابوحنیفہ کے اجتہادات کا پیرو ہوں"

معلوم نہیں۔ یہ پیغام بھیجنے کی ضرورت کیا لاحق ہوئی تھی۔ تاہم جو کچھ کہا گیا بالکل صاف اور واضح ہے۔ خدا کرے یہی درست ہو۔

دیانندیوں کا بیہودہ شور و شر

جاہل دیہاتی سکھوں کے ذریعہ قادیان کا مذبح منہدم کرا دینے سے معلوم نہیں دیانندیوں نے کیا سمجھ لیا ہے۔ کہ ہر بات کے خلاف شور مچانا اور دھمکیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو ان کے قبضہ و اختیار میں دے دیا جائے۔ جب وہ حکم دیں۔ مسلمان کھڑے ہوں۔ جب اجازت دیں۔ بیٹھیں۔ جدھر سے چاہیں۔ انہیں گذرنے دیں۔ اور جدھر سے چاہیں۔ روک دیں۔ جس چیز کی چاہیں۔ خرید و فروخت منظور کریں اور جس کی چاہیں بند کر دیں ؛

اگر یہ نہیں۔ تو گائے کے کباب فروخت ہونے اور [illegible] کرنے کے متعلق ان دنوں "ملاپ" وغیرہ میں جو شور مچایا جا رہا ہے۔ اس کا اور کیا مطلب ہے

گائے کے کباب فروخت ہونے کہاں منع ہیں۔ کہ قادیان میں ان کی ممانعت کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اپنے قومی اور جماعتی انتظام کے متعلق لیکچر دینا اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے انتظام کرنا کہاں جرم ہے۔ کہ اگر قادیان کے مسلمان ایسا کریں۔ تو اس کے خلاف بیہودہ سرائی کی جائے۔ اور اسے "امن عامہ میں نقص واقعہ ہونے کا ہر وقت خدشہ" قرار دیا جائے۔

دوسری بے ہودہ سرائیوں کے علاوہ ایک نئی بات جو بیان کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ :۔

"مرزائیوں نے اپنی خطرناک اکثریت کی وجہ سے [illegible] رستہ پر بھی جو کہ مواضعات سے قادیان میں آتا ہے۔ چلنا ممنوع قرار دے دیا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ حکام گورداسپور اس معاملہ کے متعلق سخت نوٹس لیں۔" (ملاپ ۱۵ اکتوبر)

یہ الفاظ پڑھ کر اول تو ہمیں "ملاپ" کی عقل و سمجھ کی داد دینی چاہیئے۔ جس نے یہ خیال کر لیا ہے۔ کہ قادیان کے سے قصبہ میں اردگرد کے مواضعات سے آنے کا صرف ایک ہی رستہ ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ قادیان آنے کے بیسیوں رستے ہیں۔ اور چاروں طرف رستے ہیں۔ ہاں بعض شارع عام ہیں۔ اور بعض ذاتی ہیں۔ اگر "ملاپ" یا اس کا نامہ نگار اس رستہ کا کچھ پتہ و نشان لکھ دیتا۔ جسے اس نے عام رستہ قرار دیا ہے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ یہ کہنے میں وہ کہاں تک صداقت سے کام لے رہا ہے۔ اب نہ صرف ہم بلکہ کوئی بھی شخص یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کونسے عام رستہ سے احمدیوں نے چلنا پھرنا ممنوع قرار دے دیا ہے ؛

یہ دراصل دیانندیوں کی ایک تازہ غلط بیانی اور دروغ گوئی ہے۔ احمدیوں نے نہ کسی عام رستہ سے کسی کو بند کیا۔ اور نہ وہ اس قسم کے اوچھے ہتھیاروں پر اترنے کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ ہم نے تو ابھی تک پرائیویٹ رستوں پر چلنے سے بھی کسی کو نہیں روکا۔ حالانکہ ہمارا حق ہے۔ کہ ہم جب چاہیں روک دیں۔ اور "رستہ علم" کی طرف راہ نمائی کر دیں ؛

دیانندیوں کی غلط بیانیاں

"ملاپ" کے ایک گمنام نامہ نگار نے دیانندی تہذیب و شرافت سے کام لیتے ہوئے ایڈیٹر "الفضل" سے حسب ذیل سوالات دریافت کئے ہیں :۔

"(۱) کیا مرزائیوں نے غلام محمد قوم رنگریز سکنہ قادیان کو اس کام کے لئے مقرر نہیں کر رکھا ہے ؛ (کباب فروشی کے لئے)

(۲) اور کیا یہ شخص دل آزار رویہ سے بازار شارع عام میں اور سب پولیس کے انچارج آفیسر کے مکان کے نیچے ابھی تک فروخت نہیں کرتا ہے ؛

(۳) کیا سابقہ انچارج آفیسر پولیس قادیان نے اس کو اس خلاف قانون اور دل آزار رویہ سے باز رہنے کے لئے نوٹس نہیں دیا تھا۔ بلکہ سابقہ انچارج پولیس آفیسر نے اس کے متعلق مقدمہ کی تیاری بھی کی تھی۔ لیکن نامعلوم کس مصلحت سے اس کے خلاف قانونی کارروائی نہیں کی گئی"

۹۰

اشارات

ان کے جواب میں گذارش ہے۔ (۱) یہ بالکل غلط اور دروغگوئی ہے کہ احمدیوں نے کسی شخص کو گئو کے کباب بیچنے کے لئے مقرر کیا۔ جس شخص کا نام لیا گیا ہے۔ وہ مذبح کے بنائے جانے سے قبل بھی یہی کام کرتا تھا۔ (۲) ہم یہ نہیں سمجھ سکے۔ کہ اس شخص کا کونسا رویہ ہے۔ جسے دل آزار قرار دیا گیا ہے۔ کیا ضلع پولیس انچارج آفیسر کے مکان کے نیچے کباب فروخت کرنا دل آزار رویہ ہے۔

"ملاپ" کی غلط بیانی اور اس الزام کے متعلق اس شخص کو حق حاصل ہے۔ کہ قانونی چارہ جوئی کرے۔ اور ضرورت سمجھی گئی تو ایسا ہی کیا جائے گا۔ (۳) تیسرے سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ جس انچارج پولیس نے کباب فروخت کرنے کی ممانعت کا نوٹس دیا تھا۔ اس کی سخت غلطی تھی۔ اور اس کا نوٹس قانون کے بالکل خلاف تھا۔ جو اس سے بھی ثابت ہے۔ کہ موجودہ افسر انچارج کباب فروشی میں کسی قسم کی دست اندازی نہیں کرسکتا۔ پس کسی خلاف قانون نوٹس کی نہ صرف تعمیل نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ ایسا نوٹس دینے والا اس بات کا مستحق ہوتا ہے۔ کہ اس کے خلاف قانون کے ذریعہ کارروائی کی جائے۔ کیا انہی باتوں کی بنا پر دیانندی شور مچا رہے اور یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ

"ہم گورنمنٹ پنجاب سے پرزور درخواست کرتے ہیں۔ کہ فوراً اس فساد کی جڑ کو یہاں سے اکھڑوا دیا جائے۔ اور اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔" ("ملاپ" ۱۷ اکتوبر)

دیانندیوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ ہر وہ بات جو ان کی منشا کے خلاف ہو۔ "فساد کی جڑ" نہیں قرار دی جاسکتی۔ اور نہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ لیکن اس بات کی جرأت انہیں محض اس لئے ہو رہی ہے کہ انہوں نے پولیس کی موجودگی میں قانون شکنی کرکے مذبح کو گرا دیا۔ اور اب یہاں جوں اس معاملہ کے تصفیہ کو حکام بالا نے التوا میں ڈالی رکھے ہیں یہ لوگ نامعقول سے نامعقول مطالبات کرنے کی جرأت کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کو جلد اس کا تصفیہ کرکے مسلمانوں کو ان کا حق دے دینا چاہئے۔ تاکہ دیانندیوں کی فتنہ انگیزیاں ختم ہوں۔ اور انہیں نت نئی غلط بیانیاں کرنے کی جرأت نہ ہو۔

سکھوں کی عجیب وغریب دلیل

لائل پور میں سکھ لیگ کا جو اجلاس حال میں ہوا ہے۔ اور جس میں ابتری اور طوفان بے تمیزی کا افسوسناک منظر دیکھنے والوں نے دیکھا۔ اس میں مجلس استقبالیہ کے صدر نے تقریر کرتے وقت مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہا۔

"یہاں بازو کا زور کام نہیں کرے گا۔ بلکہ دلیل کام آئے گی۔" (زمیندار ۱۵ اکتوبر)

یہ الفاظ پڑھکر خیال ہو سکتا ہے۔ سکھ جو ابھی ابھی مسلمانوں کو خون کی ندیاں بہا دینے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔ ان کی سمجھ میں بھی معقول بات آگئی ہے۔ کہ بازو کے زور کے مقابلہ میں دلیل زیادہ کارگر ہوتی ہے اور وہ زور دکھانے کے دعوے کرنے کی بجائے دلیل سے کام لینے کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ لیکن مندرجہ بالا الفاظ کے ساتھ کا دوسرا ہی فقرہ پڑھنے سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ سکھوں کے نزدیک "دلیل" کیا چیز ہے۔

۲۲۔ آپ نے تناسب حقوق کے متعلق "دلیل" یہ پیش کی ہے۔ کہ ۲۰ فیصدی سکھوں کو چالیس فیصدی مسلمانوں کو اور تیس فیصدی ہندوؤں کو ملنا چاہئے۔ یہ جو لوگ ۱۱ فیصدی سکھوں ۵۶ فیصدی ... زور اور بہا دینے کی دھمکیاں دیں۔ وہ اگر یہ کہیں۔ کہ "یہاں بازو کا زور کام نہیں کرے گا بلکہ دلیل کام آئیگی" تو کیا کوئی ہے جو اس کا مطلب سمجھ سکے؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر ماننے والے مسلمانوں نے جس قدر اسلام کو نقصان پہنچایا ہے۔ اتنا شاید کسی بڑے سے بڑے دشمن اسلام نے بھی نہ پہنچایا ہو۔ اسی عقیدہ کے ہزارہا انسانوں کو عیسائیوں نے خدائے واحد سے برگشتہ کرکے تثلیث کے پھندے میں پھنسا لیا۔ کیونکہ جب انہیں یہ کہا گیا۔ کہ تمام نبیوں حتیٰ کہ سب کے سردار اور سب سے افضل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فوت ہو کر زمین میں مدفون ہونا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور ابھی تک زندہ رکھنا ثبوت ہے۔ اس بات کا۔ کہ عیسیٰ نبی نہیں۔ بلکہ نبیوں سے افضل ہستی تھے۔ اور ایسی ہستی "خدا کے اکلوتے بیٹے" کے سوا جسے خدا نے اپنے تمام اختیارات سونپ دیئے۔ اور کیا ہو سکتی ہے۔ تو اس کا وہ کوئی جواب نہ دے سکے۔ اور وہ بھی کیونکر سکتے تھے جبکہ وہ حضرت مسیح کو زندہ آسمان پر مانتے۔ اور تمام انبیاء کو فوت شدہ تسلیم کرتے تھے اس چکر میں آکر انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یسوع مسیح قرار دینا اور اس کی الوہیت کا اقرار کرنا پڑا۔

اس حالت کو دیکھکر ان لوگوں کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ بٹھائے ہوئے ہیں۔ سمجھ جانا چاہئے تھی۔ کہ ان کا یہ عقیدہ نہ صرف غلط اور دور از عقل ہے۔ بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں اور تباہ کن ہے۔ لیکن افسوس کہ ابھی تک بہت سے لوگ اس عقیدہ کو جزو ایمان بنائے ہوئے منتظر ہیں۔ کہ کب حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں۔ اور کب دنیا کا تختہ الٹ کر رکھ دیں۔ حالانکہ ان کے پاس اپنے اس عقیدہ کی تائید میں کوئی بھی محکم دلیل نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر ماننے والے دے کر قرآن کریم کی صرف ایک آیت پیش کیا کرتے ہیں۔ جو یہ ہے۔ یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک۔ لیکن اس سے بھی نہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ بھی دیگر انبیاء کی طرح فوت ہو گئے کیونکہ اس آیت میں نہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کا ذکر ہے۔ اور نہ آسمان پر اٹھائے جانے کا۔ بلکہ وفات دینے اور اپنی طرف اٹھانے کا ہے۔ اور وفات کے بعد جس طرح خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی طرف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی اٹھائے گئے۔ لیکن یہ صاف اور واضح معنی قائلین حیات عیسیٰ کی سمجھ میں نہیں آتے۔ اور وہ آیت مندرجہ بالا کے خلاف لغت اور خلاف محاورہ معنی کرکے جہاں اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہیں۔ وہاں ایک غلط عقیدہ بھی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

ایسے تمام لوگوں سے ہم درخواست کرینگے کہ انہیں اس آیت کے معنی سمجھنے کے لئے سر سید کے "سنگ مزار" کا مطالعہ کرنا چاہئے جس پر انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک کے الفاظ بطور "تاریخی مادہ" کندہ ہیں۔ اور جنہیں "علامہ اقبال کے فکر ندرت آفرین" نے تجویز کیا تھا۔ یہ "تاریخی مادہ" اس لحاظ سے خاص طور پر قابل داد ہے۔ کہ سر سید نہ صرف اپنی زندگی میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل رہے۔ بلکہ وفات کے بعد ان کا مزار بھی زبان حال سے اس کی تلقین کر رہا ہے۔

شاردا بل کے متعلق "ملاپ" (۱۷ اکتوبر) نے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا کہ

"تم مرد کیوں اس بل کے خلاف شور و غوغا بلند کرتے ہو۔ پہلے مسلمان عورتوں سے پوچھو۔ کہ وہ اس بل کو اچھا سمجھتی ہیں۔ یا برا؟"

اور پھر خود ہی کہدیا ہے۔

"مسلمان مرد عورتوں کو اس قابل ہی نہیں سمجھتے۔ کہ ان کی بل کے متعلق رائے بھی دریافت کریں۔"

اسلام نے چونکہ مردوں کو عورتوں کے نفع و نقصان کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ اور عورتوں کو مسلمان مردوں پر اعتماد ہے۔ اس لئے شاردا بل کے متعلق ان سے پوچھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ لیکن کیا دیانندی صاحبان بتائینگے۔ دیانندجی نے جب نیوگ کی مختلف دفعات تجویز کی تھیں۔ اس وقت انہوں نے ہندو عورتوں سے پوچھ لیا تھا۔ اور ان کی رائے معلوم کر لی تھی۔ اگر نہیں۔ تو کیوں۔ اور کیا اب دیانندی اپنی عورتوں سے پوچھ کر بتائینگے کہ وہ نیوگ کو اچھا سمجھتی ہیں۔ یا برا۔ اگر نہیں تو صاف ظاہر ہے۔ کہ دیانندی مرد عورتوں کو اس قابل ہی نہیں سمجھتے کہ ان کی نیوگ کے متعلق رائے بھی دریافت کریں۔ ورنہ ان کو پتہ لگ جائے۔ کہ ان کی مائیں بہنیں اور بیٹیاں اسے کسقدر شرمناک اور قابل نفرت سمجھتی ہیں۔

حیرت ہے۔ جن لوگوں کے رشی بلکہ مہرشی نے عورتوں کو ہر حالت میں دوبارہ شادی کرنے کی ممانعت کر دی۔ ایک سے لیکر گیارہ مردوں کو ایک عورت سے نیوگ کرنے کی اجازت دیدی۔ جس عورت کے ہاں لڑکیاں ہی ہوں۔ یا جسے مرد "بدکلام بولنے والی" قرار دیدے یا جو "حائضہ" ہو یا "دائم المریض" ہو۔ اس کے متعلق یہ بل پاس کر دیا۔ کہ

"جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے" جس نے "زرد رنگ والی" "جس کے جسم پر بالکل بال نہ ہوں نہ بہت بال والی" اور "بھوری آنکھ والی" عورتوں کے متعلق یہ قانون نافذ کر دیا۔ کہ ان سے "شادی نہ کرنی چاہئیے" اور جس نے عورتوں کے متعلق اور بیسیوں احکام جاری کئے۔ اس نے تو ہندو عورتوں سے کبھی پوچھا۔ اور نہ اب تک دیانندیوں نے عورتوں کو اس قابل سمجھا۔ کہ ان کی مذکورہ بالا دیانندی بلوں کے متعلق رائے دریافت کریں۔ لیکن شاردا بل کے متعلق مسلمانوں کو مشورہ دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ کیا دیانندی صاحبان اپنے رشی کے ان احکام کے متعلق اپنی عورتوں کو اظہار رائے کا حق دینگے۔ اور دنیا کو ان کی رائے سے آگاہ کرینگے۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ وہ ستیارتھ پرکاش کے ان صفحات کو زینت دینے والے ان بلوں کو اچھا سمجھتی ہیں یا برا؟

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۵ اکتوبر ۲۹ء بعد نماز عصر)

شیعوں کا متعہ

ایک صاحب نے ذکر کیا۔ موگہ میں ایک شیعہ مجلس تذکرۃ النبی کے نام سے قائم ہے۔ جو ماہوار اجلاس کراتی ہے۔ ایک جلسہ میں تقریر کرنیکے لئے ایک شیعہ مولوی صاحب سامانہ سے آئے۔ ان سے ایک تعلیم یافتہ مسلمان نے دریافت کیا۔ متعہ کی حقیقت کیا ہے۔ تو شیعہ مولوی صاحب نے کہا متعہ ایک ایسا مفید مسئلہ ہے کہ اگر مسلمان اسپر عمل کرتے۔ تو دنیا میں انکی تعداد بہت بڑھ جاتی۔ نسل کشی کے لئے یہ بہت عمدہ چیز ہے ÷

حضور نے فرمایا۔ ان سے پوچھنا چاہیئے تھا۔ جو اولاد اس طرح پیدا ہوگی اسکی پرورش کون کریگا۔ اپنے جائز بچوں کو تو عورتیں پال نہیں سکتیں۔ روز روز نکاح کرنے سے جو بچے پیدا ہونگے۔ انکی پرورش کون کریگا۔ نیز اگر اس سے تعداد بڑھ سکتی۔ تو چاہیئے تھا۔ شیعوں کی تعداد آج بہت زیادہ ہوتی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ بہت کم ہیں۔ شریعت نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ بہت ہی کم مرد ایسے ہونگے جو اس سے زیادہ کی خواہش رکھیں ÷

ذبیحہ گائے

ایک صاحب کے ذکر پر کہ ہمارے ہاں گاؤں میں ڈپٹی کمشنر نے گائے ذبح کرنا حکماً بند کر دیا ہے۔ فرمایا۔ قانون دانوں کی رائے ہے۔ اس وجہ سے ڈپٹی کمشنر پر نالش ہو سکتی ہے۔ کہ وہ ہمارے جائز حق سے ہمیں روک رہا ہے۔ اسے روکنے کا کوئی حق نہیں۔ قانون میں بالصراحت یہ ہدایت ہے۔ کہ اس قانون سے مقصود گائے کشی کو روکنا نہیں۔ بلکہ ایسے طریقے اختیار کرنا ہے جس سے ہندوؤں کو کم سے کم تکلیف ہو۔ جب یہ قانون بنا۔ تو ملتان میں کمشنر نے اسکی بنا پر گئو کشی کی ممانعت کر دی۔ مقامی گورنمنٹ نے گورنر جنرل کو لکھا۔ کہ یہ فیصلہ غالباً آپ کے قانون کے منشاء کے خلاف ہے جس کے جواب میں گورنر جنرل نے لکھا۔ یہ فیصلہ نہ صرف قانون کے الفاظ بلکہ اسکی روح کے بھی خلاف ہے۔ قانون کا منشاء یہ نہیں۔ کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کا غلام بنا دیا جائے۔ بلکہ حتی الامکان ہندوؤں کے جذبات کا خیال رکھنا ہے گورنمنٹ نے خود اجازت دے رکھی ہے۔ جہاں جہاں میونسپل کمیٹیاں ہیں۔ وہاں تو حکم ہے کہ فوراً مذبح کھل جائے۔ سمال ٹاؤن کمیٹی کے لئے اجازت طلب کرنے پر فوراً دیدینے کا حکم ہے۔ اور باقی جگہ کسی اجازت کی ضرورت نہیں ÷

ایک صاحب نے کہا کہ ہم اپنے ہاں گائے بغیر کسی اجازت کے ذبح کرتے ہیں۔ لیکن اسکی اطلاع ڈپٹی کمشنر کو دیدیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ اطلاع کی ضرورت نہیں۔ ممکن ہے اس اطلاع کو ہی بعد میں اجازت تصور کر لیا جائے۔ جب تک ہندوؤں کو عادت نہ ڈالی جائے گی کہ وہ اسے برداشت کریں۔ مشکلات دور نہ ہونگی

(۹ اکتوبر ۲۹ء بعد نماز ظہر)

سلطنت برطانیہ میں ضعف و اختلال

کسی ملک کے [illegible] عمال حکومت [illegible] تو بہت ڈھیلے ہیں اور بہت

رعونت پسند متوسط طبقہ کے افسر جو عام طور پر مقبول ہوتے ہیں بکثرت نظر نہیں آتے۔ اور موجودہ حکام عام طور پر کوئی زیادہ قابلیت نہیں رکھتے یوں بھی حکومت زبردست کی تائید کرتی ہے اور کمزور کے حقوق کی پوری نگہداشت نہیں کرتی ÷

حضور نے فرمایا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود کا یہ الہام

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال

بعد ازاں ضعف و فساد و اختلال

کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اتنے سالوں کے بعد حکومت مٹ جائیگی۔ بلکہ ضعف و اختلال کی پیشگوئی تھی۔ جو بہت جلے اثر والی ہے۔ اور اسکی صداقت کا دنیا ایک عرصہ سے مشاہدہ کر رہی ہے ÷

ذبیحہ گائے کے متعلق لیڈروں کے خطوط

ذبیحہ گاؤ کے متعلق جو خط حضور نے ہندو مسلم لیڈروں کے نام ارسال کیا تھا۔ اس کے ذکر پر فرمایا۔ انکے جواب میں سردار جوگندر سنگھ صاحب۔ سردار تارا سنگھ صاحب۔ بھائی پرمانند صاحب دیانند کالج جالندھر کے ایک ایم۔ ایل سی مہاسبھا کے سکرٹری اور بعض مسلمان لیڈروں کے خطوط موصول ہوئے ہیں ÷

شاردا بل

شاردا بل کے متعلق فرمایا۔ اصولاً تو میں اس کا مخالف نہیں ہوں اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے ساڑھے گیارہ سال کی عمر میں شادی کی لیکن یہ عمر عرب کے لحاظ سے کافی ہے۔ نیز آپؐ مامور تھے آپؐ کو الہاماً بتایا گیا۔ کہ یہ بابرکت ہے۔ اس لئے آپؐ نے اسپر عمل کیا صحابہؓ کے عمل سے ثابت ہے کہ بعض جائز باتوں میں بھی عیب پیدا ہوا تو ان سے روک دیا گیا۔ مثلاً شریعت کا حکم ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو جوش میں ایک ہی وقت میں تین طلاق دیدے۔ تو وہ ایک ہی سمجھی جائیگی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ عیب کے طور پر یہ بات مسلمانوں میں پیدا ہو رہی ہے اور ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دیدینے کا مرض عام ہو رہا ہے۔ تو آپ نے حکم دیدیا کہ اب اگر کوئی اس طرح کرے گا۔ تو میں اسے تین ہی شمار کر کے علیحدگی کرا دونگا۔ کیونکہ جب انہوں نے دیکھا کہ جائز بات کا ناجائز فائدہ اٹھایا جا رہا ہے تو اس سے روک دیا پس بعض نقائص کو روکنے کے لئے جواز کو روکا بھی جا سکتا ہے۔ اگرچہ استثنائی صورتوں میں چھوٹی عمر کی شادی کی اجازت ہے۔ اور ہونی بھی چاہیئے مثلاً ہم ایک مبلغ کو باہر بھیجتے ہیں وہ کئی سال کے بعد واپس آئے گا۔ اس کو پچھلے رشتہ داروں پر اعتماد نہیں۔ اس لئے وہ چاہتا ہے۔ کہ اپنی لڑکی کا رشتہ خود ہی کر جائے۔ تو اسکی اسے اجازت ہونی چاہیئے لیکن یہ استثنائی صورتیں ہیں۔ یوں شریعت کا منشا یہی ہے۔ کہ شادی کے لئے لڑکی کی اجازت لیجائے۔ اور اجازت بعد از بلوغت ہی ہو سکتی ہے لیکن موجودہ صورت یہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت اس بل کے خلاف ہے۔ اس لئے اگر اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے۔ کہ مسلمانوں کی مخالفت کے باوجود حکومت جو قانون چاہے پاس کرے۔ تو پھر ہمیں بہت مشکل پیش آئے گی۔ اس لئے ہم اس کے خلاف ہیں ÷

اس سوال پر کہ یہ مداخلت فی الدین ہے یا نہیں۔ فرمایا نہیں۔ ہمارے نزدیک مداخلت فی الدین وہ ہے۔ جبکہ جہاد کرنا فرض ہو جائے۔ اسے ہم تمدنیات میں مداخلت سمجھتے ہیں۔ اور اسی بنا پر اسکی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ کسی قوم کو دوسروں کے تمدن میں دخل دینے کی ضرورت نہیں تمدنی طور پر جن باتوں کی اسلام نے اجازت دی ہے ان سے روکنے کا حق کسی کو نہیں۔ ہاں اگر مسلمان آپس میں فیصلہ کر کے ایسا کر لیتے۔ تو اس کے معنی یہ ہوتے کہ یہ عارضی انتظام ہے۔ یہ ایک جائز بات میں عیب پیدا ہونیکی وجہ سے اسے روکنے کے لئے کیا گیا ہے۔ لیکن دوسروں کا اس سے روکنا مستقل طور پر ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ ہے جسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح تو ہو سکتا ہے۔ طلاق اور تعدد ازدواج کے خلاف بھی قوانین بنا دئے جائیں۔ اور کہا جائے۔ ان باتوں کا اسلام نے حکم تو نہیں دیا صرف اجازت دی ہے پس یہ طریق ناقابل برداشت ہے اور اسکی مخالفت ہونی چاہیئے مسلمانوں کی اکثریت جس بات کے خلاف ہو۔ اسے کسی صورت میں بھی ان پر عائد نہیں کرنا چاہیئے

(۱۳ اکتوبر ۲۹ء بعد نماز عصر)

وفات مسیح

ایک صاحب نے وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق دلیل دریافت کی جس کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ قرآن میں خدا تعالےٰ نے اس مسئلے کو بہت وضاحت سے بیان کیا ہے یہ بھی قرآن کریم کا ایک معجزہ ہے کہ باقی تمام انبیاء میں سے کسی کی وفات کا ذکر قرآن نے خاص طور پر نہیں کیا۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے متعلق چونکہ قرآن نازل کرنیوالے عالم الغیب کو علم تھا کہ جھگڑا پیدا ہوگا۔ اس لئے اسکے متعلق کئی جگہ ذکر فرما دیا۔ اور کئی آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔ بہت سارے الفاظ ملتے ہیں جن سے کئی لوگ آئندہ زمانہ میں وفات کا استدلال کرتے ہیں۔ اور بعض گذشتہ زمانہ میں۔ بہرحال وفات کا ذکر قرآن میں ضرور موجود ہے۔ اسکے لئے ایک بڑی دلیل جو نص صریح کا حکم رکھتی ہے۔ اور جس کا انکار کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ میرا مقصد اس سے یہ ہے کہ اگر کوئی اس سے انکار کرے۔ تو اس آیت کے رو سے مجبوراً اسے اسلام چھوڑنا پڑتا ہے اور وہ یہ ہے۔ واذ قال اللہ یٰعیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ۔ قال سبحٰنک مایکون لی ان اقول ما لیس لی بحق۔ ان کنت قلتہ فقد علمتہ۔ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک۔ انک انت علام الغیوب ۝ ما قلت لھم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم۔ وکنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علیٰ کل شیءٍ شھید ۝۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو فرمائے گا۔ کیا تو نے اپنی قوم کو کہا تھا۔ کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بناؤ وہ اس سے انکار کرینگے۔ اور کہیں گے کہ جب تو نے میری روح قبض کر لی۔ تو میرے بعد تو ہی انپر نگہبان تھا۔ اس زمانہ کے متعلق مجھے کچھ علم نہیں ÷ اس آیت کے معنوں میں مسلمانوں میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے زمانہ میں کیا جا چکا ہے اس صورت میں تو اسکے معنے صاف ہیں۔ کیونکہ جب سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے زمانہ میں ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ بعثت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبل وفات پاچکے ہیں۔ لیکن جو حیات کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ سوال آپ سے قیامت کے روز کیا جائے گا۔ ہم ان کی بات بھی تسلیم کر لیتے ہیں لیکن اس سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ہی ثابت ہوتی ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں جب تک میں ان لوگوں میں رہا۔ ان میں یہ فاسد عقیدہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس فقرہ کو خواہ دنیا کی کسی زبان میں لے لو۔ اس سے دو زمانے ہی ثابت ہوتے ہیں۔ تیسرے زمانہ کا اس میں کوئی ذکر نہیں۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دو ہی زمانے آئے ایک مادمت فیھم یعنی جب تک وہ ان میں رہے۔ اور دوسرا فلما توفیتنی جب آپ وفات پاگئے۔ تیسرے کا اس میں کوئی ذکر نہیں۔ اور آپ پر سوائے ان دو زمانوں کے تیسرا کوئی زمانہ نہیں آیا پھر وہ دنیا میں دوبارہ کس طرح آسکتے ہیں۔

بعض لوگ غلطی سے توفیتنی کے معنی پورا کر لیا۔ اٹھا لیا کرتے ہیں۔ اور اگرچہ یہ معنے بروئے لغت صحیح نہیں لیکن ہم کہتے ہیں۔ اگر مان لیا جائے کہ اس کے معنی یہی ہیں کہ جب تونے مجھے مع جسم و روح آسمان پر اٹھا لیا۔ تب بھی اس آیت کا مطلب یہی ہوگا۔ کہ حضرت عیسیٰ کہتے ہیں کہ جب تک میں ان کے اندر رہا۔ ان میں یہ بات پیدا نہیں ہوئی تھی لیکن جب تونے مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ تو تو ہی نگہبان تھا۔ اور یہ معنے کرنے سے بھی دو ہی زمانے نکلتے ہیں۔ اب اگر یہ مان لیا جائے کہ ان پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ جب وہ دوبارہ دنیا میں آکر لوگوں کو مار پیٹ کر کے زبردستی اسلام قبول کرائیں گے۔ تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ خدا کے سامنے وہ یہ خلاف واقع بات کہیں گے۔ کہ میرے سامنے میری قوم نے شرک نہیں کیا۔ حالانکہ اب اگر وہ آئیں۔ تو اپنی قوم کو شرک میں مبتلا دیکھیں گے۔ اس صورت میں تو انہیں خدا تعالیٰ کو یہ جواب دینا چاہیئے۔ کہ آپ یہ کیا سوال مجھ سے کرتے ہیں۔ جب آپ نے مجھے دوبارہ دنیا میں بھیجا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ میری قوم شرک کر رہی ہے میں نے ان سے لڑائی کی۔ اور اسلام کو غالب کیا۔

لیکن اس آیت میں دوبارہ نزول کا مطلقاً کوئی ذکر نہیں جس کے معنے یہ ہوئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت تک آسمان پر ہی رہیں گے ان پر موت آئے گی ہی نہیں۔ گویا وہ خدا تعالیٰ کی طرح حی و قیوم ہیں۔ کیا یہ عقیدہ کسی مسلمان کا ہو سکتا ہے۔

پس یہ آیت ایسی ہے کہ اس کی کوئی سی بھی شق لے لیں موت ہی ثابت ہوتی ہے۔ اور میں حیران ہوں۔ کہ ایسی واضح آیت کے ہوتے ہوئے مسلمانوں نے عیسائیوں کی روایتوں کو لے کر کیوں ایسا غلط عقیدہ اختیار کر لیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک یہ عقیدہ نہیں تھا۔ جب آپ کا انتقال ہوا۔ تو بعض صحابہ نے یہ خیال کیا۔ کہ آپ کی وفات ابھی نہیں ہوئی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو تلوار لے کر کھڑے ہو گئے۔ کہ جو کہے گا محمد رسول اللہ فوت ہو گئے۔ میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ آپ چونکہ مثیل موسیٰ ہیں۔ اس لئے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کا جلوہ دیکھنے پہاڑ پر گئے تھے۔ اسی طرح آپ بھی خدا تعالےٰ کی زیارت کے لئے گئے ہیں اور پھر واپس آجائیں گے۔ انہوں نے اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو بے وقت سمجھا۔ اور خیال کیا کہ مسلمان ابھی اس قدر کمزور ہیں۔ کہ حضور کی وفات نہیں ہو سکتی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ آئے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو بوسہ دے کر کہا۔ خدا کی قسم آپ پر دو موتیں نہیں آئیں گی۔ اور اعلان کیا۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ اور جو محمد رسول اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ اسے واضح ہو۔ کہ آپ وفات پا گئے ہیں۔ پھر آپ نے مجمع میں آکر یہ آیت پڑھی۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل اور وعظ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے یہ آیت سنی تو مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ یہ آیت ابھی نازل ہوئی ہے۔ اس وقت میرے پاؤں کانپنے لگے اور میں زمین پر گر پڑا۔ یہی حالت سب صحابہ کی تھی۔ اور سب گلی کوچوں میں یہی آیت پڑھتے پھرتے تھے پس اگر اس وقت ایک بھی مسلمان کا یہ عقیدہ ہوتا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ تو وہ فوراً کہہ اٹھتا کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر جاسکتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں جاسکتے۔ مگر ایک نے بھی یہ نہیں کہا۔

سو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ آیت پیش کرنا۔ اور صحابہ کا اسے مان لینا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے ہیں اور کسی ایک کا بھی مخالفت نہ کرنا اس امر کا ثبوت ہے کہ صحابہ کا اجماع اسی پر تھا۔ کہ کوئی نبی آسمان پر نہیں اٹھایا گیا۔ لیکن بعد میں جب عیسائی بکثرت اسلام لے آئے۔ تو وہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مانتے تھے۔ اس لئے خدائی تو انہوں نے چھوڑ دی۔ اور مسلمانوں میں چونکہ مسیح کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی تھی۔ اس لئے کہدیا۔ کہ وہی مسیح دوبارہ آئیں گے جو بنی اسرائیل میں آئے تھے۔ اس سے مسلمانوں کو غلطی لگی۔ اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر ماننے لگے۔

صداقتِ محمود

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب ارشاد الٰہی ایک موعود لڑکے کا اعلان کیا۔ معترضین نے جو کچھ کرنا تھا کیا۔ مگر احمدیوں کو اس قدر شوق تھا۔ کہ ایک ایک دن گنتے اور خطوط کے ذریعہ حضرت اقدس علیہ السلام سے دریافت کرتے رہتے۔ جب ساڑھے آٹھ سال گذر گئے اور بہت اشتیاق بڑھ گیا۔ تو مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے حضرت اقدس علیہ السلام سے دریافت کیا۔ لوگوں کے خطوط آتے ہیں۔ کیا جواب دیں۔ حضور نے فرمایا دعا کریں گے کہ موجودہ لڑکوں میں سے ہی موعود لڑکے کی تعیین ہو جائے۔ یا اور ہو تو وہ معلوم ہو جائے۔ کئی روز گذر گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صبح کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ اور فرمایا ہم نے دیکھا۔ والدہ محمود قرآن شریف آگے رکھے ہوئے پڑھ رہی ہیں۔ جب یہ آیت پڑھی "ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين۔ وحسن اولئك رفيقا" جب اولئک پڑھا تو محمود سامنے آکھڑا ہوا۔ پھر دوبارہ پڑھا تو بشیر آکھڑا ہوا۔ پھر شریف آگیا۔ پھر فرمایا جو پہلے ہے وہ پہلے ہے۔"

(تذکرۃ المہدی حصہ دوم ص۲۲)

کوائف فلسطین

سبب فتنہ

سرکاری اعلان میں فتنہ کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ مظاہرات کے بعد عید مولد نبوی کے روز۔ یہودی نوجوان فٹ بال کھیل رہے تھے۔ فیلڈ کے ملحق ایک دیہاتی وطنی مسلمان کی کھیتی تھی۔ جس میں فٹ بال بعض وقت جا پڑتا تھا۔ صاحب کھیتی نے انہیں روکا اسپر دیہاتیوں اور یہود نوجوانوں میں لڑائی ہوئی جس میں ۹ وطنی اور سات یہودی مجروح ہوئے اس کے بعد دوسرے مقامات پر واقعات ہونے شروع ہو گئے۔

سکان فلسطین

جولائی ۱۹۲۹ء میں فلسطین کی تقریبی مردم شماری مندرجہ ذیل تھی۔ مسلمان ۵۷۲۴۴۳۔ یہود ۱۵۴۳۳۰۔ مسیحی ۸۰۲۲۵۔ اور طوائف اخری ۹۰۶۶۔ ۱۹۲۲ء کی مردم شماری کے مقابلہ میں یہود میں چار پانچ ہزار کی زیادتی ہوئی۔ اسی طرح مسلمانوں میں۔

ہائی کمشنر کا اعلان

ہائی کمشنر نے ولایات متحدہ سے واپس آتے ہی ایک منشور شائع کیا جس میں عربوں کے حق میں سفاک۔ بیرحم وغیرہ الفاظ استعمال کئے اور یہود سے شفقت و ہمدردی کا اظہار کیا۔ جس پر بہت سی ردود عربوں کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں

لجنہ تنفیذیہ کا رد

لجنہ تنفیذیہ نے مندوب سامی کے اعلان کا جواب دیتے ہوئے لکھا کہ آپ نے خود حکومت کے مطبوعہ اعلانات کے خلاف بدوں تحقیق عرب لوگوں کے حق میں یہ سخت الفاظ استعمال کئے ہیں جس کی آپ سے توقع نہ تھی۔ کیونکہ آپ کے قول کے خلاف حکومت نے خود اپنے اعلانوں میں اعتراف کیا ہے۔

(۱) کہ اکثر یہود مسلح تھے (۲) خود حکومت نے بہت کو اسلحہ دیئے (۳) یہود کے مقتولوں میں کوئی تشویہ نہیں پائی گئی (۴) یہود نے عرب عورتوں اور بچوں کو قتل کر کے ابتدا کی (۵) سرکاری سپاہیوں نے صور یا ہر جگہ میں عربوں کے بچوں اور عورتوں کو قتل کیا (۶) ان اضطرابات کی اصل وجہ وہ سیاست ہے جس کا مقصد عربی قوم کو مٹا کر یہودی قوم کو اسکی جگہ قائم کرنا ہے پھر انہوں نے اس امر کا مطالبہ کیا ہے کہ جو کمیٹی ان امور کی تحقیقات کیلئے مقرر ہو چاہیے وہ انگریزوں کی ہو لیکن فریقین سے بے تعلق ہو۔ دوسری جمعیتوں کی طرف سے بھی جوابات لکھے گئے ہیں نیز اخباروں نے بہت کچھ لکھا ہے۔

رئیس بلدیہ حیفا

رئیس بلدیہ حیفا چونکہ یہود کے ووٹ حاصل کر کے اس عہدہ جلیلہ پر سرفراز ہوئے تھے۔ اس لئے وہ فساد کے روز عکہ بھاگ کر چلے گئے۔ جب کشتی پر سوار ہونے لگے۔ تو کشتی بان سے کہا کوئی اچھی اور محفوظ کشتی لو۔ رستے میں اس سے دریافت کیا کیا تیرے پاس پستول وغیرہ بھی ہے یا نہیں۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ کیا سمندر میں مچھلیوں کے حملہ آور ہونے کا خوف ہے۔

اتحاد

بیروت۔ دمشق اور فلسطین وغیرہ میں مسیحیوں اور مسلمانوں نے اتحاد کا نمونہ دکھایا۔ اور متحدہ جمعیتیں قائم کیں اور ملکر مظاہرے کئے۔ شام اور عراق کے وطنی یہود نے فسادی یہودیوں سے بیزاری کا اعلان کیا اور لکھا کہ ہم اس وطنی معاملہ میں عربوں کے ساتھ ہیں۔

امن

اب مارشل لا نہیں رہا۔ ہر وقت شہر میں تجول کی اجازت ہے۔ اور ہر جگہ

سرینگر میں پیغامیوں سے ”امۃ محمدیہ میں نبوۃ“ پر پبلک مناظرہ

پیغامیوں کا چیلنج

اہل پیغام کا یہ طریق ہے۔ کہ جھلا ر پر چیلنج کے ذریعہ اثر ڈالنا چاہتے ہیں۔ سرینگر میں میر مدثر شاہ نے ”قادیانی فریق“ کو اپنے گھر میں بیٹھ کر چیلنج دے دیا۔ مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے جماعت کی طرف سے اسے منظور کر کے تصفیہ شرائط کے لئے خط و کتابت شروع کر دی۔ یکم ستمبر کو میں سری نگر پہونچا۔ ہم نے چاہا۔ کہ جلد تصفیہ ہو جائے۔ باوجودیکہ ہم بارہا ان کے مکان پر گئے۔ مگر انہوں نے تصفیہ شرائط کے لئے نمائندہ بھیجنے سے صریح انکار کر دیا۔ ہم جھوٹے کو گھر تک پہنچانے کے لئے ان کے مکان پر چلے گئے۔ پہلے تو دو تین گھنٹے اس بحث میں ضائع کر دئے۔ کہ ہمارا چیلنج صرف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی ذات کے لئے ہے۔ میں نے کہا۔ کہ یہ بات لکھدو۔ کہ اس چیلنج میں فریق قادیان کو چیلنج نہیں۔ اگرچہ علماء قادیان بلکہ خلیفہ جماعت کے نام موجود ہیں۔ ایسا لکھنے کے لئے وہ تیار نہ ہو سکے۔ بہت کچھ رد و قدح کے بعد آخر ”قہر درویش برجان درویش“ انہیں مناظرہ منظور کرنا پڑا۔ مگر میر مدثر شاہ صاحب نے بیہودہ شرطیں اس قدر انجمن ڈالنی شروع کی۔ کہ اگر ہم قطعی فیصلہ نہ کر چکے ہوتے کہ مناظرہ کر کے ہی رہیں گے۔ تو مناظرہ کی کوئی صورت نہ تھی۔ میر صاحب ہر قدم پر پکار اٹھتے۔ جاؤ ہم تم سے مناظرہ نہیں کرتے۔ مگر خفتہ کو نہ رات کے بارہ بجے کے قریب تصفیہ ہوا۔ اور ۱۲-۱۳ ستمبر تاریخہائے مناظرہ مقرر ہوئیں۔

پیغامیوں کی کذب بیانی

۱۲ ستمبر ۴½ بجے شام مناظرہ شروع ہوا۔ اہل پیغام نے مرزا مظفر بیگ صاحب کو صدر بنایا۔ اور ہماری طرف سے مرزا عبدالحق صاحب وکیل صدر تھے۔ پہلی تقریر ایک گھنٹہ تک میری تھی۔ جس میں میں نے بارہ آیات پیش کیں۔ جن سے اجرائے نبوت ثابت تھا۔ شرائط میں یہ بات قرار پا چکی تھی۔ کہ

”اگر کسی آیت کے معنے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمائے ہوں۔ تو وہ مسلّم فریقین ہونگے۔ اور بطور تشریح پیش کئے جائیں گے“۔

اس لئے میں نے اپنی تائیدی آیات کے معنی از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش کئے۔ جن میں حضور نے اُن آیات سے آئندہ نبی کے آنے کے امکان کا ذکر فرمایا ہے۔ پیغامی نامہ نگار کے یہ الفاظ نہائت ہی بددیانتی پر محمول ہیں۔

”جناب میر صاحب نے اصولی رنگ میں توجہ دلائی۔ کہ آپ کی پیش کردہ آیات کا اگر یہی مطلب ہے۔ جو آپ پیش کر رہے ہیں۔ تو پھر حضرت مرزا صاحب کیوں اس کے خلاف لکھ رہے ہیں۔ پس معلوم ہوا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے نزدیک ان آیات کا مطلب یہ نہیں۔ جو آپ لے رہے ہیں۔ مگر افسوس مولوی اللہ دتا صاحب اصل بات کو چھوڑ کر ادھر اُدھر کی باتیں درمیان میں گھسیٹ لاتے تھے۔ اور اصل بات کیطرف توجہ نہ دیتے تھے“۔ (۳۰ ستمبر)

حالانکہ میں نے اپنی ابتدائی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ معانی میں سے حسب ذیل عبارتیں پیش کی تھیں۔ جس کا اخیر وقت تک کوئی جواب نہ دیا گیا۔ بلکہ میر صاحب نے تو ان کو چھوا تک بھی نہیں۔ کیا پیغامی راوی علفیہ گواہی دیگا۔ کہ یہ حوالجات بار بار پڑھے نہ گئے تھے۔ اگر پڑھے گئے۔ تو اجرائے نبوت میں اُن کا کیا جواب دیا گیا تھا۔

اجرائے نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود کے حوالے

فائدہ عام کی خاطر میں مشتے از خروارے کے طور پر ان کو درج ذیل کرتا ہوں۔ اور دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ اہل پیغام مل کر بھی ان کا کوئی جواب دے سکتے ہیں۔

(۱) ”وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ یعنی آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں۔ جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پا دیں پس اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے“۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

(۲) ”خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ (کھف الع) یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں مذاہب کے جنگ ہونگے۔ اور دریا کی لہروں کی طرح ایک مذہب دوسرے مذہب پر گرے گا۔ تا اس کو نابود کر دے۔ اور لوگ اس جنگ و جدال میں مشغول ہونگے۔ کہ اس فیصلہ کے کرنے کے لئے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اُسکا نبی ہوگا۔ جو اس کی آواز کو پا کر اسلام اور توحید کی طرف لوگوں کو دعوت کریگا .... پس یقیناً سمجھو۔ کہ وہ یہی دن ہیں۔ جو خدا کے دن کہلاتے ہیں۔ اگر مجھ سے ٹھٹھا کیا گیا۔ تو یہ نئی بات نہیں۔ دنیا میں کوئی رسول نہیں آیا جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یاحسرۃ علی العباد ما یأتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون“

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۸)

(۳) ”قرآن شریف میں یہ بھی پیشگوئی ہے۔ وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا۔ یعنی کوئی ایسی بستی نہیں۔ جس کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں گے۔ یا اس پر عذاب شدید نازل نہ کریں گے۔ یعنی آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا۔ اور دوسری طرف یہ فرمایا۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہے [illegible]

(۴) ”مجھے بتلایا گیا تھا۔ کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔ کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ“ (اعجاز احمدی صفحہ ۷)

ضمناً ذکر کر دوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں میر مدثر شاہ صاحب کا بھی یہی مذہب تھا۔ اُن کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

”قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے:- ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ اس آیت کو مفسرین نے مسیح موعود کے حق میں تسلیم کیا ہے۔ اور اس رسول سے مراد وہی رسول ہے۔ جو اس سے پہلے آئت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مذکور ہے۔ پس ان دونوں آیتوں کو ملانے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود کا نام احمد ہے۔ جس کے مصداق آج جناب مرزا صاحب ہیں“۔ (الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۳ء)

(۵) ”یہ ضرور یاد رکھو۔ کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کے رُو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظھر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے پس مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیھم گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے“۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۵)

طوالت کے خوف سے میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ کیا ”پیغام صلح“ کا ”صداقت شعار“ راوی بتا سکتا ہے۔ کہ میر صاحب نے ان کا کچھ جواب دیا تھا۔ صرف خاتم النبیین کے لئے انجام آتھم۔ ازالہ اوہام وغیرہ کتب کے حوالجات پڑھتے رہے تھے۔ جن کا بار بار جواب دیا گیا۔ کہ ان تمام مقامات پر شریعت والی نبوت مراد ہے۔ جیسا کہ حضورؑ نے خود غلطی کے ازالہ میں اس کی تصریح فرما دی ہے۔ اور خاتم النبیین کے معنوں کے دوسرے پہلو کے متعلق خود لکھا ہے:-

ختم نبوت کے صحیح معنی

(الف) ”افسوس کہ حال کے نادان مسلمانوں نے اپنے اس نبی کریم کا کچھ قدر نہیں کیا۔ اور ہر ایک بات میں ٹھوکر کھائی۔ وہ ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو نکلتی ہے۔ نہ تعریف۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفس پاک میں افاضہ اور تکمیل نفوس کے لئے کوئی قوت نہ تھی۔ اور وہ صرف خشک شریعت سکھلانے آئے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کو یہ دُعا سکھلاتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم پس اگر یہ امت پہلے نبیوں کی وارث نہیں۔ اور اس انعام میں سے ان کو کچھ حصہ نہیں۔ تو یہ دُعا کیوں سکھلائی گئی؟“ (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ [illegible])

(ب) ”وقد ختمت النبوۃ علی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فلا نبی بعدہ الا الذی نوّر بنورہ وجعل وارثہ [illegible] حضرۃ الکبریاء“

[illegible]

ختم نبوت اور مولوی محمد علی صاحب

میں نے خاتم النبیینؐ کے معنوں کی وضاحت کے لئے مولوی محمد علی صاحب کا حسب ذیل حوالہ بھی پیش کیا تھا جس میں لکھا ہے:-

"یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیینؐ مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا ہو۔ یا نیا۔ آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خداوند تعالٰے نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دئے۔ مگر آپؐ کے متبعین کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ گویا اسی وجود مطہر اور مقدس کے عکس ہیں۔ . . . . البتہ آپ کے بعد شریعت کوئی نئی نہیں آسکتی" (ریویو۔ اردو جلد ۵ صفحہ ۱۸۶)

پھر میں نے خاتم النبیین کے معنی سمجھانے کے لئے بار بار خاتم الخلفاءؑ کی نظیر پیش کی۔ مگر میر صاحب نے اس طرف توجہ تک نہ فرمائی۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے تحریر فرمایا ہے:-

"سلسلہ محمدیہ کا خاتم الخلفاء ان معنوں سے نہیں ہو سکتا۔ کہ اس کے بعد کوئی خلیفہ نہ آئے۔ بلکہ ضروری ہوا۔ کہ وہ بلحاظ اپنی عظمت کے خاتم الخلفاء کہلائے" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۳۰)

عقلمند بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ پھر خاتم الانبیاء کیوں بلحاظ اپنی عظمتؐ کے خاتم الانبیاء نہ کہلائے؟

غرض ایسے مختلف طریقوں سے اہل پیغام پر حجت تمام کی گئی۔ مگر ان کا مقصود تحقیق حق نہ تھا۔ اس لئے نہ انہوں نے ماننا تھا۔ نہ مانا۔ بلکہ حسب شرائط جو ہماری آخری تقریر تھی۔ اس کے سننے سے لوگوں کو مختلف بہانوں سے باز رکھا۔ اور چند پیغامی خود اٹھ کر دوسروں کو اٹھانے کا موجب بنے۔ طرفہ یہ کہ اس بُرائی کو چھپانے کے لئے یہ لکھ دیا۔ کہ

"مولوی اللہ دتا کی تقریر سے لوگ بدمزہ ہو رہے تھے"

حیران ہوں۔ ایک پیغامی "چرب زبانی" کا شاکی ہے۔ دوسرا تقریر کی بدمزگی کا گلہ گذار ہے۔ آخر کون جھوٹا؟ اور کون سچا ہے؟ ان تمام حیلوں کے باوجود بفضلہٖ تعالےٰ اہل پیغام کو چھوڑ کر شریف ہندو تک بھی ہمارے حق میں تھے۔

پیغامیوں کی طرف سے نبوت مسیح موعودؑ کا انکار

۱۳ ستمبر کو دعوٰی نبوت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ ہوا۔ اس روز ہماری طرف سے جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب صدر تھے۔ جس میں پیغامی مناظر نے بحیثیت مدعی پہلی تقریر کی۔ یعنی حضورؑ کے دعوٰی نبوت سے انکار پیش کیا۔ اور بقول نامہ نگار "پیغام صلح" بتلایا۔ کہ

"حضرت صاحب کے اقوال میں نبوت اور رسالت کا لفظ بے شک آیا ہے۔ اور ہمیں اس سے انکار نہیں۔ اور ہم اب بھی مانتے ہیں۔ مگر انہی معنوں کی رو سے جن معنوں کو خود حضرت مرزا صاحب نے بیان کر کے معاملہ کو صاف کر دیا ہے۔ . . . . . اور فرمایا ہے۔ کہ اس نبوۃ سے مراد صرف محدثیت ہے۔ اور اس نبوت کے معنے کو صرف محدثیت تک محدود فرمایا ہے۔ اس سے بڑھ کر نہیں۔ قادیانی فریق لفظ نبی و رسول کو تو لیتے ہیں۔ مگر حضرت صاحب کے بیان کردہ معانی کو چھوڑ جاتے ہیں۔ . . . . . ہم اہل قادیان سے پوچھتے ہیں۔ کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی کیا ہوتا ہے؟ مثلاً ایک گلاس پانی میں چند تولے دودھ ڈال دیا جائے۔ تو دودھ اور پانی کی اجتماعی حالت ایک تیسرا نام پیدا کرے گی۔ جسے چھاچھ کہتے ہیں۔ اسی طرح ہمیں بتایا جائے۔ کہ نبی اور امتی کی اجتماعی حالت کیا ہے۔ جس طرح پانی اور دودھ کی حالت اجتماعی دودھ نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح امتی اور نبی کی حالت اجتماعی نبی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ محدث ہے" (۳۰ ستمبر ۱۹۲۹ء)

اس ژولیدہ بیانی کے بالمقابل ہماری تقریر کے متعلق پیغامی راوی لکھتا ہے:-

"سید مذکور شاہ صاحب کی اس معقول اور مبنی بر تحریرات حضرت صاحب تشریح کے جواب میں مولوی اللہ دتا صاحب لفظ نبی بار بار پیش کرتے رہے۔ مگر لفظ نبی کے معنوں کی طرف ذرا توجہ نہیں کی"

سچ ہے۔ ع - پیغامی باش وہرچہ خواہی کن۔ اگر ہمیں خوف طوالت نہ ہوتا۔ تو ہم اس تقریر کو مفصل درج کرتے۔ مگر اب صرف مختصر جوابات درج کرتے ہیں۔ جن کا آخر تک کوئی جواب نہ دیا گیا۔ ع

کوئی بتلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے۔ میر صاحب کی تقریر میں یہ اقرار موجود ہے۔ کہ حضورؑ نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ اور ہم بھی حضورؑ کو نبی مانتے ہیں۔ مگر بمعنی محدث۔ نہ اس سے زیادہ۔ کیونکہ حضورؑ نے محدث سے بڑھ کر کبھی اپنے آپ کو پیش نہیں کیا۔ اگر حضورؑ کی تحریر سے ثابت ہو جائے۔ کہ آپ نے محدثوں سے بالاتر اپنا مقام بتایا ہے۔ تو معاملہ صاف ہے۔ یا نہیں۔ لیجئے حضرت کا ارشاد ہے:-

نبوت مسیح موعودؑ کا ثبوت

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

اب اس جگہ نبی کی بجائے لفظ محدث رکھ کر پڑھیں۔ اگر عبارت درست ہو تو آپ سچے۔ ورنہ جھوٹے۔ نیز غلطی کا ازالہ سے محدثیت کا انکار اور نبوت کا اثبات دکھایا گیا۔ اور نبی کے حقیقی معنے کے لئے سراج منیر صفحہ ۳ پیش کر کے بتایا۔ کہ حضورؑ کو صاحب شریعت نبوت سے انکار تھا۔ اور رہا۔ مگر غیر تشریعی نبوت کا نہ انکار تھا۔ اور نہ ہوا۔ باقی نبی کے لئے شریعت لانا یا کسی متبوع کا تابع نہ ہونا شرط نہیں (ضمیمہ براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸) پھر میں نے اسلام کی اصطلاح میں نبی کی تعریف (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۲) نبیوں کی متفق علیہ تعریف (الوصیت) خدا کی مقرر کردہ تعریف (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵) کے حوالجات پیش کر کے حضورؑ کی نبوت کو واضح کیا۔ اور بتایا۔ (۱) غیر معمولی کثرت امور غیبیہ (۲) بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ (۳) خدا کی طرف سے نبی کا نام پانا یہ حضورؑ کی نبوت کے اجزاء ہیں۔ جو کسی محدث میں نہیں پائے جاتے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ حضورؑ محدث نہیں۔ بلکہ نبی ہیں۔ آپ نے اپنے آپ کو اس وقت زمرہ محدثین میں شامل رکھا جب تک حضور نبی کے لئے شریعت لانا وغیرہ ضروری سمجھتے تھے۔ لیکن جب حضرۃ احدیت سے اس بارہ میں انکشاف ہو گیا حضورؑ نے صرف نبوۃ کو پیش کیا ہے۔ بلکہ محدثیت کا انکار کیا ہے۔ اس ضمن میں متعدد بار حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ کے حوالہ کو فیصلہ کن ٹھیرایا گیا۔ مگر جناب میر صاحب نے مطلقاً توجہ نہ فرمائی۔ کیا "پیغام صلح" کا نامہ نگار بتا سکتا ہے۔ کہ میر صاحب نے کوئی جواب دیا تھا؟

امتی نبی

ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی، کے میں نے کئی جواب دئے تھے

اول۔ اگر وہ محدث ہی ہوتا ہے۔ تو حضورؑ نے کیوں فرمایا؟:- "اس امت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ حاشیہ)

اب یا تو یہ مان لیجئے۔ کہ ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی محدث سے بلند شان رکھتا ہے۔ محدث ہی نہیں ہوتا۔ یا پھر یہ کہیئے۔ کہ امت میں کوئی محدث گزرا ہی نہیں۔ کیونکہ ایسا تو "ایک" ہے۔

دوم۔ آپ کی مثال کے مطابق امتی اور نبی کی اجتماعی حالت چھاچھ کی طرح ہوئی گویا نہ نبی اور نہ امتی۔ تو کیا آپ مانتے ہیں؟ کہ حضرت صاحب امتی نہ تھے۔ جیسے چھاچھ نہ پانی ہے نہ دودھ۔ ایسا ہی امتی اور نبی نہ نبی ہو گا نہ امتی۔ الخ۔

سوم۔ قرآن میں ہے هل کنت الا بشرا رسولا۔ میں صرف بشر رسول ہوں۔ یعنی بشر بھی ہوں اور رسول بھی و بس۔ تو کیا اہل پیغام یا چھاچھی "تسلیم کر لیں گے کہ حضور نبی کریم صلعم نہ رسول تھے۔ نہ بشر۔ ہاں اجتماعی حالت" چھاچھ "تھی"۔ نعوذ باللہ

آخر پر امتی نبی کے معنے حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷-۲۸ سے پیش کئے۔ کہ آنحضرتؐ کی اتباع میں نبی۔ یا بالفاظ دیگر غیر تشریعی نبی۔

اگر میر صاحب یا ان کے رفقاء نے اب بھی کوئی معقول بات سوچ لی ہو۔ تو پیش کریں۔ ہاں ظلی نبی کے معنوں میں اس حوالہ نے پیغامی مناظر کا تار و پود بکھیر دیا۔ "سچے پیرو اسکے (قرآن مجید کے) ظلی طور پر الہام پاتے ہیں" (تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۹۶)

پس اگر ظلی نبوت نبوت نہیں۔ تو ظلی الہام الہام نہیں۔ نعوذ باللہ۔

اس کے بعد میں حضرت اقدس کے ۲۰ حوالجات کے علاوہ مولوی محمد علی صاحب کے بھی متعدد اعلانات سنائے گئے۔ جن میں اقرار نبوت تھا۔ اور پیغام صلح جلد اول سے بھی حلفیہ بیانات پڑھے گئے۔ جن سے پبلک پر ایک سناٹا چھا گیا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا یہ دعائیہ جملہ باطل کے کچلنے میں بے نظیر عصا ثابت ہوا۔ کہ "اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اور ظاہر ہوتا رہیگا۔ یہ فیصلہ جلد کر اور دعوٰی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷)

ان لاجواب حوالجات کے بالمقابل میر صاحب کھسیانی بلی کی طرح غیر احمدیوں کی ہمدردی حاصل کرنے کیلئے بے تحاشا کہنے لگے۔ مدعیٔ نبوت کذاب۔ دجال اور ملعون ہے وغیرہ وغیرہ اور اسی لحہ حضرت صاحب کو مدعی نبوت ماننے کا اعتراف بھی کرتے تھے۔ اس پر غیر احمدیوں نے تالیاں بجائیں۔ آپ نے سمجھا۔ کہ شاید یہ داد مل رہی ہے۔ اور ان کے صدر نے ہماری دشمنی کے لئے کہدیا۔ "تالیاں ایک فطری شئے ہے۔ اور یہ رک نہیں سکتیں"۔ جب میں نے بتایا۔ اس قانون میں تو آپ نے اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑا مارا ہے۔ تو کچھ شرمندہ سے ہو گئے۔ اور پہلی خوشی کافور ہو گئی۔ پھر انہیں بتایا۔ حضرت صاحب نے یہ الفاظ اس مدعی نبوت کے لئے استعمال کئے ہیں۔ جو قرآن کو منسوخ کرے۔ اور نیا کلمہ بنائے۔ ملاحظہ ہو انجام آتھم اس لئے ان کو بے محل استعمال کر کے دونوں جہان کی لعنت نہ حاصل کریں۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اس مباحثہ کا بہت اچھا اثر ہوا جس کا اظہار غیر احمدیوں بلکہ غیر مبائعین تک نے کیا۔ اور مناظرہ ختم ہو گیا۔

جماعت احمدیہ نے اسی باغ میں نماز مغرب پڑھی۔ اور خدائے واحد کا شکر ادا کیا۔ اس مناظرہ کے بعد ہماری موجودگی تک کسی نے پبلک سے فیصلہ طلب کیا تھا۔ اور نہ ہی اس کا ذکر ہوا۔ یہ سراسر افتراء ہے۔ بعد کے چند پیغامیوں سے کہلوا لیا گیا ہو۔ تو اس کا ہمیں علم نہیں۔ مگر یہ تو "اپنے منہ سے میاں مٹھو بننے" والی مثل ہوگی۔

خاکسار اللہ دتا جالندھری قادیان

بامُوقعہ اراضی قابل فروخت موجُود ہے

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے محلہ دارالبرکات میں ریلوے روڈ کے اوپر اور نیز اندرون محلہ عمدہ عمدہ موقعہ کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ بڑی سڑک یعنی آئندہ نقشہ کے لحاظ سے بازار والے قطعات کی قیمت ۵۰ فی مرلہ اور پچھلے قطعات کی ۲۵ اور ۲۰ فی مرلہ مقرر ہے۔ یہ محلہ سٹیشن اور منڈی کے بالکل سامنے ہے۔ اور موجودہ قطعات اسٹیشن سے صرف تین چار منٹ کی مسافت پر واقعہ ہیں سڑک پر ایک کنال (پہلے دو کنال کی شرط تھی۔ اب ایک کنال کی شرط کر دی گئی ہے۔) سے کم اور اندرون محلہ دس مرلہ سے کم کا رقبہ فروخت نہیں کیا جاتا۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت کریں۔

اس کے علاوہ ایک قطعہ کم و بیش دو کنال کا پرانے بازار کے منہ پر قادیان کی پرانی آبادی کے غربی جانب قابل فروخت موجود ہے۔ اس کا نرخ بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد (ایم۔ اے) قادیان

اشتہار

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱) "یہ (اللہ دتہ بابا) فورتھ کلاس ہائی ڈیپارٹمنٹ میں تعلیم پائے تھے" بی۔ سی۔ چٹرجی ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول گوجرانوالہ ۱۹۱۰ء۔ ڈبلیو بی۔ وین انسپکٹر آف سکول ڈویژن لاہور

(۲) "چال چلن میں اچھے"۔ بی۔ سی۔ چٹرجی ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول گوجرانوالہ

(۳) "یہ ایک قابل ورست ہیں۔ اور کام تسلی بخش کیا ہے" سی۔ ڈی۔ جی۔ ایگزیکٹو انجینئر ... گیرہ ڈویژن لائلپور ۱۹۱۱ء۔ (۴) "یہ جانتے ہیں لیول کس طرح کیا جاتا ہے" کے ایس فقیر محمد خان ٹمپریری۔ انجینئر ایس ڈی۔ او۔ پہوا۔ اپر سوات اور کنال ۱۹۱۵ء۔ (۵) "انہوں نے بطور ایک سارٹر کے کام کیا ہے۔ دیانتدار اور محنتی ہیں" ایچ او ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پوسٹ اینڈ ٹیلیگرام بصرہ ۱۹۲۲ء

مندرجہ بالا اسناد کی وجہ سے بندہ اپنے آپ کو ایک منظم قوم کے سامنے پیش کرتا ہے۔ جو نوکری کا انتظام کرتی رہے۔ شکریہ کے علاوہ روحانی پرسنٹ ہر تنخواہ سے تا نوکری ادا کرتا رہیگا۔ بشرطیکہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۲۹ء تک آرڈر نوکری بھجوا دیویں۔ اور اگر تلاش کے لئے زیادہ وقت درکار ہو۔ تو اخبار کی پہنچ پر تار سے فیصلہ کرلیویں۔

المشتہر

خاکسار اللہ دتہ بابا احمدی ڈاکخانہ دھار گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

محافظ اٹھرا گولیاں

(رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں، یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں، انکو عوام اٹھرا کہتے ہیں اس مرض کیلئے حضرت مولینا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب۔ مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے (عہ)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً نو تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی شفاخانہ رحمانی قادیان

مکمل بائیسکل ہرکولیس مُفت
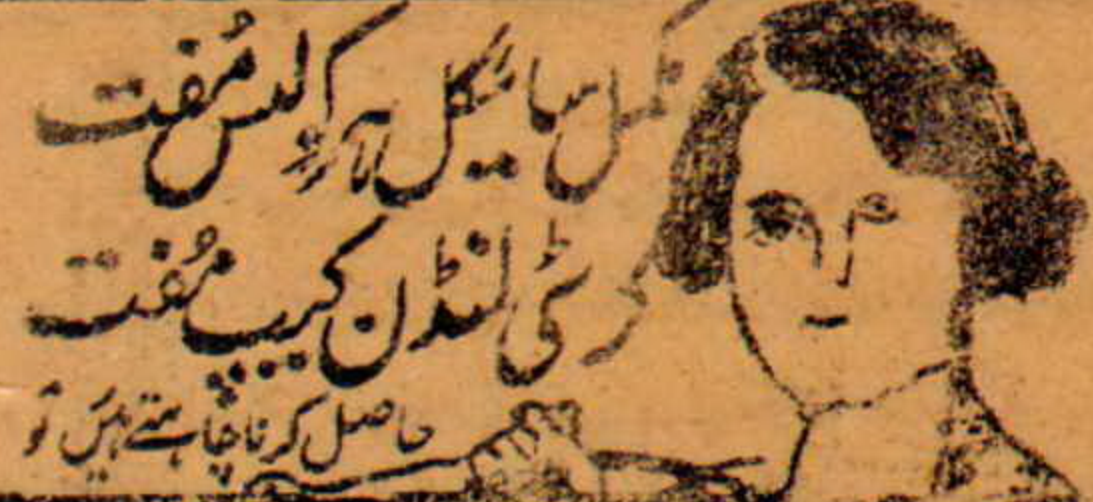
کرسٹی لنڈن کیپ مُفت

حاصل کرنا چاہتے ہیں تو

فلورنس گارڈن بولیٹ (رجسٹرڈ) خریدیے

جس کی اعلیٰ بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو فرحت بخشتی ہے اور جو حقیقی معنوں میں دنیا بھر کے عطریات ... کا بادشاہ ہے۔ قیمت فی شیشی ... ہر پارسل کے ہمراہ ہم پانچ آرڈر فارم معہ رسید کوپن ... بابت ... ارسال کرتے ہیں پانچ آرڈر کارخانہ کو ارسال کریں اور خود ... اپنے پاس رکھیں جو ہم آپ کو ... کے دیتے ہیں ... گز انعام میں حاصل کریں۔ ... آرڈر سپلائی کر کے ... اور کرسٹی لنڈن کیپ انعام میں حاصل کریں ... آرڈر سپلائی کر کے ... اور بائیسکل مکمل انعام میں حاصل کریں۔ فلورنس گارڈن ... کا خریدار پچاس تک آرڈر فارم مفت طلب کر سکتا ہے۔

(نوٹ) آپ جتنا جلد آرڈر دیں گے اتنا ہی زیادہ فائدہ میں رہیں گے۔ دیر ہرگز نہ کریں ... کا منی آرڈر آنے پر محصولڈاک معاف۔

پروپرائیٹرز ایشیاٹک پرفیومری ہاؤس (رجسٹرڈ)

بازار ... شہر

93

کمزوری دماغ اور طاقت کی مشہور دوا

رائے بہادر مول راج ایم۔ اے کی

دوج راج وٹی

یہ دوائی اعلےٰ درجہ کی مقوی دماغ اور مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے استعمال سے مردوں کی شکایات مانع اولاد رفع ہو جاتی ہیں۔ نیز ضعف معدہ۔ پرانا زکام۔ دل کی دھڑکن کے لئے بہت مفید ہے بصارت کو بڑھاتی ہے۔ اور جسم میں خون صالح پیدا کرتی ہے۔ طالبعلم و دیگر دماغی کام کرنے والے حافظہ کو بڑھانے کے لئے لگاتار ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں۔

یکشت چار پیکٹوں کے خریداروں کو خاص رعایت۔ اپنے آرڈر کے ساتھ اس رعایتی کوپن کو کاٹ کر بھیجدیں۔ بجائے دس روپیہ کے قیمت نو روپے (للعہ) چارج ہوگی۔

شیخ تفضل حسین صاحب سرکل انسپکٹر پولیس رینی وار لسنی سٹیٹ۔ ضلع رائے پور۔ یو۔ پی: جناب من تسلیم۔ میں نے آپ کے یہاں سے دوج راج وٹی ۸۰ گولی منگوا کر استعمال کی ہیں۔ واقعہ میں یہ دوائی جادو کا اثر رکھتی ہے۔ براہ مہربانی ۸۰ گولی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

بابو محمد ایوب خان صاحب قریشی پوسٹل کلرک منٹگمری میں نے آپ کی دوج راج وٹی دماغی کمزوری کے لئے استعمال کی ہے۔ دراصل یہ گولیاں عجیب و غریب ہیں۔ اور نہایت فائدہ مند چیز معلوم ہوتی ہیں۔

بہترین ٹانک ہے۔ مشہور روز[illegible]ٹ لک اخبار کے فاضل ایڈیٹر ایچ ۲۰ مئی ۱۹۲۸ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں ح[illegible] تمام آیورویدک اور یونانی دوائیوں میں سے جو اس وقت تک نہا[illegible]حش سے ولایت کی طرح قابل اعتبار بنائی گئی ہیں۔ [illegible]اج ایم۔ اے کی دوج راج وٹی بھی عمدہ ٹانک [illegible] کے درد میں ہے

رعایتی کوپن "الفضل"

مکرم مینجر صاحب مہیش اوشدھالیہ ہو .... (رعایتی کوپن الفضل) میرے نام چار پیکٹ دوج راج وٹی ۹۔ روپے ۱۲۔ آنے کا وی۔ پی بھیجکر مشکور فرمائیں:۔

نام معہ عہدہ ....

پورا پتہ ....

مختصر فہرست ادویات ارشاد پر مفت

مینجر مہیش اوشدھالیہ رائے بہادر مول راج ایم۔ اے

بازار پاپڑ منڈی پوسٹ بکس نمبر ۱۰۴۔ لاہور

ایک باموقعہ زمین فروخت ہونی ہے

قادیان کی نئی آبادی محلہ دارالرحمت میں پرانی آبادی سے قریب تر احمدیہ سٹور کے عقب میں برسر چوک ایک قطعہ اراضی تعدادی پندرہ مرلے قابل فروخت ہے۔ یہ اراضی ایک صاحب نے بڑی خواہش سے اپنے لئے پسند کر کے چالیس روپے (۴۰ روپے) فی مرلہ کے حساب سے لی تھی۔ مگر اب بوجہ حالات کی مجبوری کے وہ اسے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اور گو اب قادیان میں زمین کی قیمت زیادہ ہو گئی ہے۔ مگر بوجہ اس کے کہ ان کو روپے کی جلد ضرورت ہے۔ وہ اصل زر خرید پر ہی اسے فروخت کرنے پر رضامند ہیں۔ خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں:۔

خاکسار:۔ **مرزا بشیر احمد قادیان۔**

ضرورت ہے

ایک نیک با اخلاق۔ تعلیم یافتہ۔ برسر روزگار احمدی لڑکے کی عقد کے لئے جس کی عمر قریباً ۲۵ سال کی ہو۔ دہلی کے قرب و جوار کا رہنے والا اور ہندوستانی معاشرت رکھتا ہو۔ لڑکی امور خانہ داری سے پوری واقف۔ تعلیم یافتہ۔ نیک مزاج اور تندرست ہے۔ اس کے والد شریف۔ خاندانی۔ صاحب جائداد اور حضرت مسیح موعود کی ابتدائی جماعت میں سے ہیں۔ اس پتہ پر خط و کتابت فرمائیں:۔

شیخ محمد اسماعیل احمدی۔ پانی پت۔

ایک دفعہ تین (۳۰۰) سو روپیہ لگا کر سو (۱۰۰) روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) لگا کر آپ کو روزانہ پانچ روپے آمدنی ہوگی۔ اور خرچ نکال کر خالص منافعہ یک صد روپیہ رہے گا تفصیل کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ ایک آہنی خراس لگا کر آپ اور لگانے کی خواہش کریں گے۔ کیونکہ وہ آپ کی آمدنی بڑھانے کا ذریعہ ہوں گے۔ علاوہ ازیں ہم سے زرعی آلات و دیگر ہر قسم کی مشینری مل سکتی ہے۔ ایکدفعہ آزمائش شرط ہے:۔

ایم اے رشید اینڈ سنز سوداگران مشینری بٹالہ

ضرورت ہے

ایسے مڈل و انٹرنس پاس کی جو ٹیلی گراف و اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹری کا کام سیکھ کر گورنمنٹ ریلوے و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنا پسند کریں۔ مفصل حالات دو آنے کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں:

المشتہر

امپیریل ٹیلی گراف کالج دہلی

زکوٰۃ کیوں فرض ہے؟

تاکہ مالدار لوگ یا معمولی بھی روپیہ جمع نہ کر رکھیں۔ اور اس کو کام پر لگائیں لہٰذا اگر آپ کے پاس دس روپے بھی ہوں۔ تو ان کے ساتھ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ گھر میں بیکار پڑے رہیں۔ بندہ نے کئی برس کی کوشش کے بعد اب کام چلایا ہے۔ اور اس میں اب زیادہ روپے کی ضرورت ہے اسواسطے یہ تجویز کی ہے۔ کہ دس دس روپے کا ایک ایک حصہ رکھا جائے تاکہ ہر ایک آدمی اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اگر آپ شامل ہونا چاہیں۔ تو اطلاع دیں۔ مزید حالات دریافت کرنے کیلئے جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

نوٹ:۔ جو احباب ہاتھی دانت کی قیمتی اشیاء۔ لیدر سوٹ کیس۔ شال۔ دوشالے۔ دُسے اور امرتسر کی مارکیٹ کی دیگر اشیاء منگانا چاہیں وہ ہماری معرفت منگا کر فائدہ اٹھائیں۔

کے۔ ایم۔ اسماعیل احمدی اینڈ کو۔ آٹوری میوزیم امرتسر

ضرورت رشتہ

میری لڑکی جس کی عمر قریباً چودہ سال ہے۔ امور خانہ داری سے واقف۔ سینا پرونا جانتی ہے۔ رشتہ کی ضرورت ہے جس شخص کی بیوی مر گئی فوت ہو گئی ہو۔ اور مخلص احمدی ہو۔ ملازم گورنمنٹ محکمہ میں ہو۔ یا ریلوے میں ہو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ خط و کتابت:۔ ع معرفت

مینجر "الفضل" قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب ہونی چاہئے

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بتایا ہوا ہے۔ یہ امراض شکم۔ خاص کر قبض کے لئے نہایت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض۔ پیٹ کی صفائی کے لئے بہت مفید پایا۔ اس لئے یہ گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔ تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں۔ ترکیب استعمال صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمائیں۔

قیمت ساٹھ گولی بجز محصول

عزیز ہوٹل۔ قادیان ضلع گورداسپور

موقعہ کی زمین

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی کے متصل ایک کنال زمین ہے۔ نہایت صحت افزا مقام ریلوے سٹیشن کے قریب ہے ضرورت مند خط و کتابت سے قیمت طے کریں۔

چوہدری اللہ بخش معرفت مینجر "الفضل" قادیان

ہندوستان کی خبریں!

—— پشاور۔ ۱۷ ر اکتوبر۔ آخر کار کابل کے لاسلکی کی خاموشی کا خاتمہ ہوگیا۔ اور کابل سے حسب ذیل پیغام بھیجا گیا۔ جو نہایت صاف طور پر سنا گیا۔ "ہر طرح سے خیریت ہے۔ کابل فتح ہوگیا"۔

—— شملہ۔ ۱۶ ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کابل سے ایک لاسلکی پیغام موصول ہوا ہے۔ جس میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شاہ ولی خان اور شاہ محمود نے ۱۰ ر اکتوبر کو کابل پر قبضہ کر لیا۔ اور ۱۳ ر اکتوبر کو ارک پر قبضہ ہوگیا۔ اس پیغام میں یہ اعلان بھی کیا گیا ہے۔ کہ بچہ سقہ فرار ہوگیا ہے۔

—— فیروز پور۔ ۱۷ ر اکتوبر۔ مسلح ڈاکوؤں نے این۔ ڈبلیو۔ آر کے لدھیانہ۔ دھوری جاکھل سیکشن پر کپ اور احمد گڑھ کے درمیان رات کے پونے دس بجے ۵۵ اپ پسنجر ٹرین روک لی اور دو ڈرائیوروں کو جو دوسرے انجن کو چلا رہے تھے ریوالور چلا کر معمولی طور پر زخمی کر دیا۔ ٹرین ڈیڑھ گھنٹہ تک رکی رہی۔ لیکن ریلوے کی نقدی کو کھولنے کی کوشش بے کار گئی۔ مسافروں سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا گیا۔ صرف انہیں اپنے اپنے ڈبے میں بیٹھے رہنے کا حکم دیا گیا۔ جب ڈاکوؤں نے دیکھا کہ وہ روپیہ والی پیٹی کو نہیں کھول سکتے۔ تو انہوں نے ٹرین کو چلنے کی اجازت دیدی۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

—— پشاور۔ ۱۷ ر اکتوبر۔ سپہ سالار نادر خان ۱۵ ر اکتوبر کو کابل پہنچ گئے۔ اور افغان نمائندوں نے جو وہاں موجود تھے۔ انہیں اپنا بادشاہ منتخب کر لیا۔ ان کا خاندان محفوظ ہے۔

—— بمبئی۔ ۱۷ ر اکتوبر۔ یہاں کے افغان قونصل کو آج شام کابل کا ایک برقی پیغام جو ۱۶ ر اکتوبر کو وہاں سے چلا تھا۔ موصول ہوا ہے۔ یہ پیغام جرنیل شاہ ولی خان نے بھیجا تھا۔ اور اس میں بیان کیا گیا تھا کہ افغانوں کے قومی جرگہ نے اکثریت رائے سے سپہ سالار محمد نادر خان کو قومی خدمات کے ... ان کی ذاتی قربانیوں کے اعتراف میں افغانستان کا بادشاہ منتخب کر لیا۔ حالانکہ سپہ سالار موصوف برابر انکار اور معذرت کرتے رہے۔

—— بمبئی۔ ۱۹ ر اکتوبر۔ بمبئی کرانیکل کے نام لندن سے ایک خاص بحری پیغام موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ امان اللہ خان ... ملکہ ثریا کے ... مذہب اختیار کرنے کی جو مبارک افواہ ... لے اور دائی تھی۔ گذشتہ اتوار کو اس کی دوبارہ ... دی۔ تو باوثوق حالات دریافت کرنے کے لئے امان اللہ خان کو لکھا گیا۔ جنہوں نے مندرجہ ذیل برقی پیغام بھیجا ہے۔ "میں پکا مسلمان ہوں۔ اور اپنے مذہب اسلام کو ہرگز تبدیل نہیں کروں گا"۔

—— دہلی۔ ۱۴ ر اکتوبر۔ کل رات کو جب رام لیلا کا کامیاب جلوس شہر سے گذر رہا تھا۔ تو ایک ۴۰ سالہ مسلمان جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پیدائشی لنگڑا تھا۔ قاضی حوض کے ایک مکان کے پاس پاؤں کے نیچے کچل کر جان بحق تسلیم ہوگیا۔ پوسٹ مارٹم میں ڈاکٹر اے بی اسسٹنٹ سول سرجن کو معلوم ہوا۔ کہ اس کی دو پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ اور جگر پاش پاش ہوگیا تھا۔

—— سکندر آباد۔ ۱۶ ر اکتوبر۔ مختصر علالت کے بعد اعلیٰحضرت شہریار دکن کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا۔

—— بمبئی۔ ۱۴ ر اکتوبر۔ خلیج فارس کے بحری معدن جواہرات سے ۵۰ گرین وزن کا ایک مروارید برآمد ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ ایک صدی سے زیادہ عرصہ سے اس قسم کا مروارید برآمد نہیں ہوا تھا۔ مقامی جواہریوں کا اندازہ ہے۔ کہ اسکی قیمت ۵۰ ہزار پونڈ سے زیادہ ہے۔

—— باریسال۔ ۱۴ ر اکتوبر۔ سیتن سین نے سبھاش چندر بوس کے اصرار پر فواکہ عرق رس وغیرہ کے استعمال پر اظہار رضامندی کیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے۔ کہ اگر عامۃ الناس کے ایجی ٹیشن کے ذریعہ سے قیدیوں کے مطالبات منظور نہ کئے گئے۔ تو بار دگر مقاطعہ جوعی جاری کرنے کے متعلق اپنا حق محفوظ رکھتا ہوں۔

—— لاہور۔ ۱۵ ر اکتوبر۔ لندن میں اس دفعہ انڈین سول سروس کے امتحان میں پنجاب کا ایک مسلمان طالب علم اول نمبر پر کامیاب ہوا۔

—— رنگون۔ ۱۵ ر اکتوبر۔ برما گزٹ میں مانڈلے میونسپل کمیٹی کے متعلق جو ریزولیوشن شائع کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آج دوپہر سے کمیٹی کو ۳ سال کے لئے معطل کر دیا گیا۔ کیونکہ اس کے انتظام کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ میں یہی رائے دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ کمیٹی میں ان فرائض کے انجام دینے کی قابلیت نہیں ہے۔

—— لاہور۔ ۱۵ ر اکتوبر۔ کانگڑہ وادی کی ریلوے لائن پر جوگندر نگر اور باہجو کے درمیان جو روک حائل ہو گئی تھی۔ اسے کل ۱۲ بجکر ۵۰ منٹ پر صاف کیا گیا۔ اور آمدورفت بحال کر دی گئی ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر محمد عالم نے پنجاب کونسل کی جس نشست سے استعفا دیا ہے۔ اس کے لئے مولوی مظہر علی اظہر (خلافتی) بھی امیدوار ہوئے ہیں۔

—— لاہور۔ ۱۵ ر اکتوبر۔ اطلاع عامہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نالہ سون تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک کے نزدیک اور موضع بڑی دروازہ تھانہ سوہاوہ تحصیل و ضلع جہلم کے نواح میں کوئلے کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس سے فائدہ اٹھانے کا متمنی ہو۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں سے درخواست کر کے مزید حالات دریافت کرے۔ لائسنس دینے کے متعلق مفصل حالات اور شرائط پنجاب مائننگ مینول (قواعد معادن پنجاب) میں درج ہیں۔ جو قیمت ادا کرنے پر سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور سے مل سکتا ہے۔

—— استنبول۔ ۱۳ ر اکتوبر۔ دسہرے کی مورتیوں کے جلوس والوں اور مسلمانوں کے درمیان شدید فساد رونما ہوا۔ جلوس والوں نے لائسنس حاصل کر رکھا تھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بعض مسلمانوں نے مزاحمت کی۔ جس پر کھلی جنگ شروع ہوگئی۔ فریقین کے بہت سے آدمی شدید مجروح ہوئے۔ پولیس کے آدمیوں کو بھی چوٹیں آئیں۔ اور پولیس مجبور ہوگئی۔ کہ مزید کمک طلب کرے۔

—— قادیان کا نذیح گرانگے الزام میں جن چالیس ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف سپیشل مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔ ...

ممالک غیر کی خبریں!

—— لندن۔ ۱۴ ر اکتوبر۔ معتبر حلقوں کا یہ بیان ہے۔ کہ بعض اخبارات میں جو یہ اطلاعات شایع ہوئی ہیں۔ کہ مسٹر ویجوڈ بین موجودہ وزیر ہند آئندہ مستقبل قریب میں ہندوستان جائیں گے۔ یہ جملہ اطلاعات بے بنیاد ہیں۔

—— لندن۔ ۱۴ ر اکتوبر۔ لیڈی سائمن نے نمائندہ پریس کو بتلایا۔ کہ میں نے غلامی کے متعلق جو کتاب لکھی ہے۔ اس میں میں نے یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ دنیا میں ابھی چالیس لاکھ غلام موجود ہیں۔ مہاراجہ نیپال نے غلاموں کی تعداد کو کم کرنے کے لئے بڑا شاندار کام کیا ہے۔

—— کولون۔ ۱۶ ر اکتوبر۔ زوبکوف سابق شہزادی وکٹوریہ جو معزول قیصر جرمن کی بہن ہے۔ قرض ادا کرنے کے لئے نہایت نادر اشیا نیلام کر رہی ہے۔ شہزادی وکٹوریہ نے ایک روسی خدمتگار سے شادی کر لی تھی۔

—— لندن۔ ۱۵ ر اکتوبر۔ پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی نے آج علم الدین کا مرافعہ مسترد کر دیا۔ جسے راجپال کے قتل کے جرم میں سزائے موت کا حکم دیا گیا تھا۔ جوڈیشل کمیٹی کی تاریخ میں یہ پہلا واقع ہے کہ آج ہندوستان کے کثیر التعداد مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے کمیٹی کے دو دو ارکان کی تین الگ الگ عدالتہائے سماعت مقرر کی گئیں۔ دوسری عدالت سماعت میں پانچ درخواستیں تھیں۔ جو سب کی سب فوجداری مقدمات سے متعلق تھیں سب کو مسترد کر دیا گیا۔

—— بیت المقدس۔ ۱۴ ر اکتوبر۔ یہودیوں کا "یوم کفارہ" سکون کے ساتھ گذر گیا۔ حکام نے دیوار گریہ کے قریب احتیاط مزید کی انتظامات کر دیئے تھے۔

—— لندن۔ ۱۵ ر اکتوبر۔ دوشنبہ کو شہر لندن میں گاڑیوں کی آمدورفت بالکل ... جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ تماشائیوں کے زبردست ہجوم جدید برطانوی ہوائی جہاز آر نمبر ۱۰۱ کی پہلی پرواز کا تماشا دیکھنے میں مصروف ... ہوائی جہاز ۵ گھنٹہ سے زائد ہوا میں رہا۔ اور اس تجربہ کو نہایت ... قابل ... ہیں۔ اور آج تک جتنے ہوائی جہاز بنے ہیں۔ یہ ... اور اس کی شکل ... مچھلی کی مانند ہے۔

—— لندن۔ ۱۴ ر اکتوبر۔ میجر جنرل ... ٹرینکس کا ... سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔ آپ بنگال انفنٹری کے افسروں میں سے تھے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آپ ان افسروں میں سے جنہوں نے غدر ۱۸۵۷ء میں حصہ لیا۔ آخری شخص تھے۔

—— رگبی۔ ۱۳ ر اکتوبر۔ روس کے دفتر خارجہ نے ناروے کے سفیر کو اطلاع دے دی ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کو لکھ بھیجے۔ کہ جس عارضی عہد نامہ پر مسٹر ہینڈرسن برطانوی وزیر خارجہ اور موسیو ڈووگلی روسی سفیر نے بمقام لندن دستخط کئے تھے۔ اسے سوویٹ یونین کی کونسل نے منظور کر لیا ہے۔

—— دکمور۔ ۱۴ ر اکتوبر۔ ۱۳ آنگ دھرنگ عورت اور مرد قیدیوں نے تین دن کی بھوک ہڑتال کے بعد آج باقاعدہ کھانا شروع ...

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا